

# صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا مباحثات

بروز سوموار مورخہ 5 جنوری 2015ء  
(بمطابق 13 ربیع الاول 1436 ہجری)

شمارہ 19

جلد 15



سرکاری رپورٹ

صفحہ نمبر

مندرجات

- |     |  |
|-----|--|
| 823 | 1- تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ      |
| 824 | 2- نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات     |
| 849 | 3- غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات |
| 854 | 4- قاعدہ کا معطل کیا جانا              |
| 854 | 5- قرارداد                             |
| 857 | 6- اراکین کی رخصت                      |
| 858 | 7- رسمی کارروائی                       |
| 860 | 8- مسئلہ استحقاق                       |

- 865 9۔ توجہ دلاؤ نوٹس ہا
- 866 10۔ مسودہ قانون کا زیر غور لایا جانا
- 870 11۔ مسودہ قانون کا پاس کیا جانا
- 870 12۔ مجلس قائمہ برائے محکمہ ابتدائی و ثانوی تعلیم کے رپورٹ کی مدت میں توسیع
- 871 13۔ مجلس قائمہ برائے محکمہ ابتدائی و ثانوی تعلیم کی رپورٹ کا پیش کیا جانا
- 871 14۔ مجلس قائمہ برائے محکمہ ابتدائی و ثانوی تعلیم کی رپورٹ کا پاس کیا جانا

## صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیئرمین پشاور میں بروز سوموار مورخہ 05 جنوری 2015ء بمطابق 13 ربیع  
الاول 1436، ہجری بعد از دوپہر تین بجکر بیس منٹ پر منعقد ہوا۔  
جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

### تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔  
يَأْتِيهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ ۝ وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ  
فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَكِنْ لَا تَشْعُرُونَ ۝ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ  
وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ ۗ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ ۝ الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمُ مُصِيبَةٌ  
قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ۝ أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمُ  
الْمُهْتَدُونَ۔

(ترجمہ): اے ایمان والو صبر اور نماز سے مدد لیا کرو بے شک خدا صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ اور جو  
لوگ خدا کی راہ میں مارے جائیں ان کی نسبت یہ کہنا کہ وہ مرے ہوئے ہیں (وہ مردہ نہیں) بلکہ زندہ  
ہیں لیکن تم نہیں جانتے۔ اور ہم کسی قدر خوف اور بھوک اور مال اور جانوں اور میوؤں کے نقصان سے  
تمہاری آزمائش کریں گے تو صبر کرنے والوں کو (خدا کی خوشنودی کی) بشارت سنا دو۔ ان لوگوں پر جب  
کوئی مصیبت واقع ہوتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم خدا ہی کا مال ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔  
یہی لوگ ہیں جن پر ان کے پروردگار کی مہربانی اور رحمت ہے۔ اور یہی سیدھے رستے پر ہیں۔

وَآخِرُ الدَّعْوَانِ اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔ جناب مفتی فضل غفور صاحب، 2071، جناب فضل غفور صاحب، فضل غفور صاحب، ’کونسیچز آور‘، ’کونسیچز آور‘۔

ایک رکن: پوائنٹ آف آرڈر، جناب سپیکر صاحب!  
جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں، ’کونسیچز آور‘، فضل غفور صاحب۔ ’کونسیچز آور‘، اس کے بعد، اس کے بعد لے لیں گے۔ (مداخلت) اس کے بعد، ’کونسیچز آور‘ کے بعد لے لیں گے۔ فضل غفور صاحب، (مداخلت) ’کونسیچز آور‘ کے بعد لے لیں گے اس کو۔

نشانزدہ سوالات اور انکے جوابات

جناب سپیکر: جناب فضل غفور صاحب!

\* 2071 \_ مولانا مفتی فضل غفور: کیا وزیر داخلہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبہ خیبر پختونخوا کو وفاق کی طرف سے دہشت گردی کے خلاف جنگ سے ہونے والی نقصانات کے ازالہ کے لئے 27 ارب روپے کا بجٹ مختص کیا گیا تھا;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ بونیر حلقہ پی کے 79 میں واقع اہلم پہاڑی کے ساتھ ملحقہ علاقہ پچھلے کئی سالوں سے دہشت گردی کا شکار ہے;

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ علاقوں میں دہشت گردی کے خلاف جنگ سے علاقہ کے مکینوں کے کاروبار، زراعت انفراسٹرکچر بری طرح متاثر ہوا ہے;

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو ان نقصانات کے ازالہ کے لئے حکومت 27 ارب کے بجٹ میں بونیر کے لئے کتنی رقم کا بجٹ منظور کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر کو اتنے پڑھا): (الف) پارسا جو کہ دہشت گردی سے متاثرہ علاقوں میں تعمیر نو کے لئے تشکیل دیا گیا ہے، اس کے توسط سے 27 ارب کا کوئی بجٹ وفاقی حکومت سے منظور نہیں کیا گیا ہے۔

(ب) سال 2009 تک پاک فوج کے تعاون سے اہلم کے علاقے میں دہشت گردی کے مسئلے پر قابو پایا گیا تھا، تاہم کچھ عرصہ پہلے کچھ دہشت گرد عناصر نے اہلم کے جنگلات میں محفوظ پناگاہیں بنالی تھیں اور وقتاً فوقتاً دہشت گردی کی وارداتیں کرتے تھے جس کی سرکوبی کے لئے پاک فوج اور پولیس نے کچھ عرصہ پہلے ایک مشترکہ کامیاب آپریشن کیا ہے اور موجودہ حالات میں علاقے میں امن قائم ہے۔

(ج) مذکورہ علاقے میں ہونے والے جزوی نقصانات کے ازالے کے لئے ضلعی انتظامیہ اور پی ڈی ایم اے متاثرہ لوگوں / خاندانوں کی باقاعدگی سے امداد کرتی رہی ہے۔

(د) چونکہ 27 ارب کا کوئی سیکنج منظور نہیں ہوا، لہذا جواب نفی میں ہے۔

مولانا مفتی فضل غفور: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جناب سپیکر! میں نے جو سوال اٹھایا ہے، میں سوال کے جواب پر بحث نہیں کروں گا کیونکہ ظاہر ہے میں نے جو چیز پوچھی ہے، اس کے حوالے سے مجھے جو جواب دیا گیا ہے وہ غلط ہے۔ میں نے تو صرف یہ پوچھا ہے کہ آیا یہ درست ہے کہ صوبہ خیبر پختونخوا کی طرف سے دہشت گردی کے خلاف جنگ سے ہونے والے نقصانات کے ازالے کے لئے 27 ارب روپے کا سیکنج مختص کیا گیا تھا؟ جواب میں لکھتا ہے کہ پارسا جو کہ دہشت گردی سے متاثرہ علاقوں میں تعمیر نو کے لئے تشکیل دیا گیا ہے، اس کے توسط سے 27 ارب کا کوئی سیکنج وفاقی حکومت سے منظور نہیں کیا گیا، بہر حال میں اس چیز میں نہیں جانا چاہتا، صرف یہ آپ کے نوٹس میں جناب سپیکر! اور پورے ایوان کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ یہ جس علاقہ کی بات کی ہے، یہ انتہائی Sensitive انتہائی Vulnerable انتہائی غیر محفوظ اور حساس علاقہ ہے، اہل علم کی پہاڑی اور یہ ایک تاریخی اہمیت کی حامل پہاڑی ہے، ہندو مذہب کے بہت سارے پیشوا یہاں پر اپنی عبادت کرتے تھے اور کئی عرصہ تک بیرون ملک سے بھی ہندوؤں کے مذہبی لوگ یہاں پر آکر اپنے عبادت خانوں میں، "جو گیانوں سر" پر جو کہ پانچ ہزار فٹ بلندی پہ واقع ہے، وہ اپنی عبادت کرتے تھے لیکن یہ Crises شروع ہو جانے کے بعد یہ علاقہ جرائم پیشہ لوگوں کے لئے ابھی اما جگہ بنا ہوا ہے۔ جناب سپیکر! میں ان سیاسی شخصیات کی بات نہیں کروں گا جن کا زیادہ تر تعلق عوامی نیشنل پارٹی سے ہے یا ہماری دیگر سیاسی جماعتوں سے ہے جن کو نیچے سے اٹھا کر ان کو اغواء کر کے اوپر مارا گیا۔ میں پچھلے ہفتہ کی بات کر رہا ہوں، دو پولیس اہلکاروں کو اغواء کر کے ان کو بہت بیدردی سے مارا گیا اور پھر تین دن پہلے 17 پولیس اہلکاروں کو اغواء کیا گیا جن میں تین کو بہت بیدردی سے مارا گیا، جن کے ہاتھ توڑوائے گئے، جن کے ٹانگیں اور اس طرح جن کی قمیص اتاری گئیں بہت بیدردی سے، ایک ایس ایچ او اس میں اب بھی بہت شدید زخمی ہے، سی ایم ایچ میں پڑا ہوا ہے۔ میری گزارش صرف حکومت سے یہ ہوگی کہ اس مسئلے کو سنجیدگی سے لے لے، یہ خیبر پختونخوا میں ایک ایسا علاقہ ہے جس کو میں 'نو گویا' کہہ سکتا ہوں، وہاں پر کوئی جانے کی جرات ہی نہیں کر سکتا، ظاہر بات ہے جہاں پر 17 پولیس اہلکاروں کو اغواء کیا جا رہا ہے، آپ خود سوچیں کہ پھر وہاں پر امن وامان کی کیا

صورتحال ہوگی؟ میری گزارش ہوگی کہ حکومت اس کے حوالے سے کوئی سنجیدہ اقدام لے لے اور وہ علاقہ Approachable نہ ہونے کی وجہ سے اس طرح لوگوں کے لئے وہ آماجگاہ بنا ہوا ہے، اگر وہاں پر کچھ روڈکا بندوبست ہو جائے، وہ علاقہ ڈیولپ ہو جائے میرے خیال میں، تو انشاء اللہ یہ مسائل کم ہو سکتے ہیں۔ میں حکومت سے اس حوالے سے کچھ کمٹنس سنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی امتیاز شاہد صاحب! امتیاز شاہد! اچھا جی، حبیب الرحمن صاحب کچھ بات، کیونکہ بونیر سے تعلق ہے تو۔

جناب حبیب الرحمان (وزیر زکوٰۃ و عشر): بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ مہربانی جناب سپیکر۔ مولانا صاحب خبری کولی، زہ خو پہ اخرہ کبني راغلم خو بھر حال د بونیر د واقعاتو متعلق چي کوم د مخکبني نہ مسلسل واقعہ گاني کبيري او پرون نہ هغه بله ورخ یوه لويه واقعہ شوي ده، دا زمونږ په بونیر کبني یو علاقہ ده، ایلم، ډیره لویه دشوار گزار علاقہ ده او ډیر لویه ځنگلی علاقہ ده او ایلم مشهور غردے، په ټوله صوبه خیبر پختونخوا کبني د هغي نوم مشهور دے۔ د ډیری مودې راهیسی په دیکبني مختلف واقعات کبيري او پولیس پکبني هم ډیر زیات شهیدان شو خو دا بله ورخ چي کومه واقعہ شوي ده اگر چي په دیکبني او وه چوکنی چي کوم دے نو حکومت په دغه غره کبني د مخکبني نه جوړي کړي دی خو د هغي باوجود دا یو سلسله ده د دي واقعاتو او دا دغه کبيري نه۔ هغه بله ورخ چي واقعہ اوشوه نو ماته تیلی فون اوشو ددغه نه، نو ما آئی جی پی صاحب ته ریکویسټ او کړو چي یره دري کسان شهیدان شوی دی او یو زخمی دے او هغه زخمی د هیلې کاپټر په ذریعہ راوړل غواړی، نو هغه مہربانی او کړه، هغه وئیل چي بنه ده انشاء اللہ، زما نه یو پینځه منته مخکبني خبر شوے وو، ما آرمی ته وئیلی دی نو هغه هیلې کاپټر ته ورکړو او هغه سرے ته راوچت کړو د هغه ځائي نه، زه پخپله فوری طور هغي علاقي ته لارم، د افسوس او خفگان خبره جی داده چي واقعات نن اوشو نو 29 گھنټي پس زمونږ پولیس په حرکت کبني یعنی زمونږ چي کوم ډی پی او وواو زمونږ د هغه ځائي کوم ډی ایس پی چي وو، هغوی د سره هیخ قسم حرکت نه دے کړے۔ اگر چي دغه ځائي کبني دا سپا هیان غریبانان دومره لوئي جراث او کړی او هغه هلک پخپله په تیلی فون دا اوس

زخمی دے، په سی ایم ایچ کبني اوس داخل دے، تهانیدار د هغي متعلقه  
 تهانپري، هغه بالکل بروقت یعنی په گیاره بجي یو ورځ مخکبني تیلی فون  
 کړه دے او په سباله پینځه بجي 29 گهنټي بعد ایله هغه چې کوم دے نو پولیس  
 په حرکت کبني راغلی دی، اگرچې په هغه وخت زه لارم جنازي له، هغه ډی آئی  
 جی صاحب هم راغله وو، هغه جنازه د پینځه نیمو نه اتنیمي بجي جنازه اوشوه  
 خوماته افسوس په دي باندي دے چې زمونږ د یعنی سپاهیانو خو ځان بالکل  
 شهیدان کوی او بالکل زه درته وایم دومره قربانی د پاکستان په تاریخ کبني  
 پولیس چې اوس کومه قربانی ورکوی، پولیس چې کومي قربانی ورکوی، دا  
 بالکل حق دے خو د هغوی افسران صاحبان یعنی په 29 گهنټي کبني په حرکت  
 کبني نه راځی۔ دا یو دغه زخمی چې وو، 29 گهنټي، هغه ځائي یقیناً چې ډیر  
 زیات لړه دے، پیدل لارده ورته خو دومره لړه خو نه دے، د هغوی خپل رشته  
 داران، لواحقین فوری طور هغي ځائي ته رسیدلی وو، هغه خپلو مرو ته هم  
 رسیدلی وو خو پولیس د هغه ځائي نه مطلب دے زمونږ ډی پی او د هغه ځائي ډی  
 ایس پی چې دے، اگرچې ما په هغه وخت آئی جی پی صاحب ته هم، هوم سیکرټری  
 صاحب ته هم او زمونږ چیف سیکرټری صاحب سره ملاقات مي اوشو په سباله،  
 د شپي شپي راغلم، هغوی سره مي ملاقات او کړو او دا صورتحال دے، نو دا  
 جی ډیر افسوسناک دے، که زه سپاهی ووم، ما به وئیل زما بغاوت دے، زه نور  
 د سره سپاهی گيرت کوم نه، توپک به مي هلته کبني غورځولے وو، دا خو زمونږ  
 بچی دی، دا خو زمونږ ورونږه دی چې دا خپل سر ئے په تلی کبني ایسے وی او  
 دومره قربانی کوی او د هغي باوجود یعنی د هغه ځائي افسران چې کوم دے  
 هغه دومره اوده وی او هغه هیڅ قسم ایکشن نه اخلی، نو فوری طور د په دي  
 اگرچې هغه ډی پی او بدل شوه دے، زما خو خپل دا خیال دے دا به په دغه  
 کبني بدل شوه وی خو بدل کړه ئے دے خو بهر حال ترانسفر چې کوم دے د دي  
 سزا نه ده۔ دغه هغه ځائي کوم ډی ایس پی چې دے Concerned، هغه بالکل  
 بروقت براه راست د هغي ایس ایچ او سره خبري شوي دی، دوی د بالکل  
 Dismiss کړه شی، تاسو په دي دغه چې کوم دے زه وایم دوی ته سزاگانې ولي  
 نه ورکوی؟ ماته خو ځان-----

جناب سپیکر: جی امتیاز شاہد صاحب! زما خیال دے، زما پہ خیال باندي دا ڊیر سیریس واقعہ دہ۔۔۔۔۔

وزیرزکوٰۃ و عشر: جی جی۔

جناب سپیکر: او دیکھنی کہ Serious negligence وی نو زما پہ خیال باندي حکومت له پکار دی چي Immediate ڊی پی او او ڊی ایس پی خلاف ڊسپلنری ایکشن اوشی۔ چي امتیاز شاہد صاحب خبرہ او کړی، تاسو بیا خبرہ او کړی۔ امتیاز شاہد صاحب، جی جی، منور خان صاحب!

جناب منور خان ایڊوکیٹ: تھینک یو، سر۔ حبیب الرحمان صاحب او مفتی صاحب چي کومه خبرہ او کړه، مفتی صاحب خو تھیک دہ، ڊاپوزیشن خبرہ اپوزیشن له دہ، هغه ته به وزیراعلیٰ نه ملاویری، هغه ته به بل منسٹر نه ملاویری خوزه د حبیب الرحمان صاحب نه دا دغه کوم چي آیا گورنمنٹ کسان منسٹران هم راخی، اسمبلی ته راخی هغوی د اسمبلی په فلور دا خبرہ کوی؟ آیا تاسو د دي متعلق چرته وزیراعلیٰ سره ملاقات له، وزیراعلیٰ سره میتینگ په دي خبرہ باندي هلته تاسو نشی کولي چي تاسو ته دومره تکلیف دے او منسٹر پاخی او دا خبرہ کوی چي یره بهی زمونږ لاء اینڊ آرڊر دومره گنده دے چي هغه کسان مطلب دے چي هلته پریشان دی، نوزه به افسوس کوم په دي حکومت باندي چي کم از کم منسٹر دلته راخی او فریاد کوی چي ماته امن راکړه او مونږ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: امتیاز شاہد صاحب، امتیاز شاہد صاحب۔

جناب منور خان ایڊوکیٹ: زمونږ منسٹران په دي باندي خانو نه خبروی نو دا ڊیره د افسوس خبرہ دہ۔

جناب سپیکر: امتیاز شاہد صاحب! زما پہ خیال باندي حبیب الرحمان صاحب، حبیب الرحمان! ته یو خبرہ او کړه، حبیب الرحمان صاحب نه پس به امتیاز شاہد صاحب! تاسو خبرہ او کړی، چونکه هغه وضاحت کول غواری۔

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون): بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔۔۔۔۔



جناب سپیکر: حبیب الرحمان صاحب خبرہ اوکری، حبیب الرحمن صاحب خبرہ اوکری جی، امتیاز شاہد صاحب! حبیب الرحمان صاحب خبرہ اوکری، حبیب الرحمان صاحب!

وزیر زکوٰۃ و عشر: شکریہ جناب سپیکر۔ ما جی پہ دی خپلو خبرو کبني او وئیل ہم چي زه اگری د حکومت سرے یم، دا خو فوری طور واقعہ شوي ده، فوری طور زه راغله یم، ما دی تولو Concerned افسرانو سره ملاقات کرے دے، یقیناً دا زمونږ ذمه داری ده، زه دا ایډمټ کوم۔ زه د حکومت یو حصه یم خو لکه ما خو دا بعضي بعضي کارونه چي کوم دے، د هغي د پاره خان له یعنی آئی جی پی د هغي سربراه دے، د هغوی هوم سیکرټری سره تعلق دے، په دي وجي ما د هغوی سره دغه کرے دے، زه بالکل د منسټر، زه دا ایډمټ کوم او لاء اینډ آرډر چي کوم دے دا خو په یو حصه کبني یعنی چي ظاهره مونږ گورو، زه به جی دا او وایم د بونیر علاقہ دومره صفا ده چي هلته کبني هیخ قسم خه داسي ظاهره باندي دغه نه بنکاری، دا خو یو ځنگلی علاقہ ده لري۔۔۔۔

(عصر کی آذان)

جناب سپیکر: جی۔

وزیر زکوٰۃ و عشر: شکریہ۔

جناب سپیکر: مہربانی۔

وزیر زکوٰۃ و عشر: ما جی د متعلقہ خلقو پہ نوټس کبني دا خبره راوستي ده، ما دري پيري، دي هاؤس کبني چي زه دا خبره کوم، زه په دي پوهیږم چي زه منسټر یم، زه حکومت یم خو زه په دي چي د دوی هغه حیثیت اجاگر شی او سنجیدگی حکومت خپله کری، زه په ظاهره باندي مولانا صاحب ناست دے، په ظاهره هلته بالکل حالات تهیک تهاک دی، هیخ قسم په ټوله ضلع کبني دا د ضلعي یو گوت دے، د سوات سره په پوله دے او لویه ځنگلی علاقہ ده او Approachable نه ده نو مونږ وایو چي دا په دي وجه باندي دا واقعات کیږی چي دا کوم سربراهان هلته کبني د ایډمنسټریشن، نو په دي وجه ما دا Pinpoint کره دا خبره چي۔۔۔۔

جناب سپیکر: امتیاز شاہد صاحب!

وزير زكوة وعشر: چي د دي آگست هاؤس په تهره باندي مطلب دے دا مسيح  
Convey شی چي هلته خلقو ته خپل احساس چي کوم دے چي کوم ممبران دی،  
هغوی ته پیدا شی۔۔۔

جناب سپیکر: امتیاز شاہ صاحب۔

وزير زكوة وعشر: د دي وجي نه ما دا خبره چي کوم دے نو کړي ده۔

وزير قانون: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ ټولو نه اول خوزه د مفتی صاحب شکر په ادا  
کوم۔ دیکبني کوم کونسچن راغله دے او د هغي ډیر ډیټیل سره Answer هم  
موجود دے خو دا ټاپک د کونسچن نه بالکل بل طرف ته لاړو، Even then زه  
Appreciate کوم دوی چي دا یو ډیر اہم نوعیت خبره ده، په دي وخت باندي ټول  
پاکستان کبني زمونږ د هشت گردی په پھیلاؤ ده، دیکبني شک نشته او زه  
Appreciate کوم که زمونږ دا قومی حکومت دے او که صوبائی حکومت دے،  
دا ټول دي وخت باندي په یو پیچ دی او د هشت گردی خلاف انشاء اللہ په فرنټ  
لائن باندي جهگړا کوی۔ خو پوري چي دا دوی د واقعاتو ذکر او کړو، یقیناً که  
چري داسي ده نو دا ډیر قابل افسوس ده او زه صرف دومره عرض کوم په دي  
فلور باندي چي پولیس ډیپارټمنټ ته، زمونږ Interference نه کول، هغوی ته  
مونږ مکمل اختیار ورکړے دے چي هغوی صوبي کبني د امن و امان قائمولو  
کبني چي کوم هغوی بهرپور کردار ادا کوی خو د دي هرگز دا مطلب نه دے چي  
د دوی نه مونږ، یعنی هرکله که د دوی چي کوم خائي کبني Negative aspects  
رسی او د هغي مونږ تپوس نشو کولے، زه د دي فلور نه هم د دغه ډی پی او او  
ډی ایس پی او ایس ایچ او خلاف Recommend کوم چي د دي خلاف تاسو  
انکوائری conduct کړئ، فوری طور باندي اعلان او کړئ او انکوائری نه پس  
که چري دوی په دیکبني Involve وی او د دوی څه کوتاهی وی نو د دوی خلاف  
به انشاء اللہ سخت نه سخت ترین هغه سزا چي کوم ده هغه مونږ ورکوؤ انشاء  
اللہ خوفي الحال دوی سسپنډ کولي شی۔

جناب سپیکر: زه په دي باندي، دا زما خیال داسي ایشو ده چي پکار دے چي دي  
باندي باقاعده زه رولنگ ورکړم او که دا Type activities په دي طریقہ

کیپی، چونکہ یہ ایک اہم اور سیریس ایشو ہے، لہذا حکومت فوری ذمہ داران افسران کے خلاف تادیبی کارروائی کرے، جو بھی غفلت کے مرتکب پائے گئے، ان کے ساتھ کوئی نرمی نہیں برتی جائے اور اس آفس کو، جو بھی اس کے خلاف ڈسپلنری ایکشن لیا جائے، وہ اس آفس کو Intimate کیا جائے، بس میرے خیال میں رولنگ ادھر سے ہو گئی۔ ہاں مفتی صاحب! Next اور نگزیب نلوٹھا صاحب، 2133، جی جی۔

\* 2133 \_ سردار اور نگزیب نلوٹھا: کیا وزیر داخلہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے کی تمام جیلوں میں وارنٹ اور دیگر عملہ تعینات ہے؛  
(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ایسا ضلع بتایا جائے جس میں جیل کا عملہ اور شاف ہو لیکن قیدی کوئی نہ ہو، نیز ایبٹ آباد جیل کی عمارت کب تک مکمل کی جائے گی؟  
ملک قاسم خان خٹک (مشیر جیلخانہ جات): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) ڈسٹرکٹ جیل سوات اور ایبٹ آباد میں ضرورت کے مطابق جیل عملہ موجود ہے، چونکہ مذکورہ دونوں جیلیں سال 2005 کے زلزلے میں مکمل منہدم ہو چکی تھیں اس لئے ان دونوں جیلوں سے قیدی / حوالاتی دوسرے قریبی اضلاع کی جیلوں کو منتقل کر دیئے گئے۔ ڈسٹرکٹ جیل ایبٹ آباد کی عمارت کی از سرے نو تعمیر ایرا / پیرا کے زیر انتظام شروع ہے اور ڈائریکٹر ایرا (ایم اینڈ ای) کی رپورٹ کے مطابق تعمیری کام پر 70% کام مکمل ہو چکا ہے جبکہ باقی ماندہ تعمیری کام آئندہ تین ماہ تک تکمیل تک پہنچ جائے گا بشرطیکہ ایرا ہیڈ کوارٹر اسلام آباد سے فنڈ میا ہو جائے۔ اس سلسلے میں ڈائریکٹر ایرا (ایم اینڈ ای) کی چٹھی نمبر PERRA/M&E/Disst. Jail /2014/942 مورخہ 28-10-2014 کی کاپی درج ذیل ہے:

PROVINCIAL EARTHQUAKE RECONSTRUCTION & REHABILITATION AGENCY KPK  
NO. PERRA/M&E/MISC. JAIL/2014/942 Dated 28/10/2014

To

The Superintendent,  
District Jail, Abbottabad.

Subject: Assembly Question No. 2133 for 25 Group by Sardar Aurangzeb Nalotha MPA

I am directed to refer to your letter No. 339/WE dated 27<sup>th</sup> October, 2014 on the subject cited above.

As per report of the NESPAK (Consultant /Supervisor Engineer) the overall physical progress on District Jail Abbottabad building is 70% and balance work would be completed within 3 months subject to the clearance of accrued liabilities/release of required funds from ERRA HQ, Islamabad.

DIRECTOR (M&E) PERRA

CC.

1. The IG Prison Peshawar.
2. PS to Secretary cum DG PERRA ABBOTTABAD

DIRECTOR (M&E) PERRA

وزير قانون: سر! زما دا ريكويست دے سپيڪر صاحب! چي هغوى صرف په دي باندي خبره او كړي او تاسو Specifically يو ډيډ لائن وركړئ په دي معاملي كښي، دا ډيره سيرييس ايشو ده او دي باندي هيڅ قسم Compromise كول نه غواړو.

جناب سپيڪر: ايک هفتے کے اندر اندر، ايک هفتے کے اندر اندر اس کی باقاعده جو بهي تاديبي کارروائي هو جائے، وه هميس رپورٹ کی جائے۔

مولانا مفتي فضل غفور: جناب سپيڪر!

جناب سپيڪر: جي جي۔

مولانا مفتي فضل غفور: مائيڪ جي نه كهلاويڙي، زه گزارش كوم جي، يو خودا دے جي چي دا كوم دري پوليس اهلڪار۔۔۔۔

جناب سپيڪر: دا د رولز خبره ده داسي نه وي، دا كوئسچن دے، Concerned هغه د رولز مطابق به چليڙي ٽول كنه، دا د رولز خبره ده۔

مولانا مفتي فضل غفور: جناب سپيڪر!

جناب سپيڪر: فضل غفور صاحب۔

مولانا مفتي فضل غفور: يو گزارش خو جي زما دا دے چي دا دري پوليس اهلڪار كوم اوس شهيدان شو، دوه د دي نه مخكښي بره اغوا شوي وو، شهيدان شوي وو، دهغوى د پاره د خه انعامي پيڪج لکه څنگه چي په نورو صوبو كښي كيڙي نو د

ہغوی د ورثاء د پارہ، ہغہ د ہم و کر لے شی او دویم د جی د دی مسئلہ د مستقل حل د پارہ دا علاقہ Approachable جوہ کر لہی شی، دیویلپ د کر لہی شی چہ فورسز بروقت کارروائی کولہی شی، رسیدلہی شی۔ زمونہ پہ اے دی پی کبھی جی دغی د پارہ یورود وراچولے شوے وو، ہغہ تری نہ بیا او باسلے شو نو پہ دی بانڈی لہ سوچ اوشی، زما پہ خیال بانڈی دا علاقہ لہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: اکبر ایوب صاحب، اکبر ایوب صاحب، آپ یہ علاقہ دیکھ لیں، کہتے ہیں چونکہ Approachable نہیں ہے، اس کی وجہ سے یہاں وہ لوگ، تو آپ دیکھ لیں اس پوزیشن کو، جو جو سیپوشن ہے تو پھر آپ اس کے اوپر جو Possible ہو سکتا ہے، آپ کر لیں، پلیز۔ نلوٹھا صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ میں نے یہ سوال پوچھا تھا کہ صوبہ خیبر پختونخوا میں کوئی ایسا ضلع بتایا جائے جس میں جیل ہو، جیل کا عملہ اور سٹاف ہو لیکن قیدی کوئی نہ ہو۔ تو مجھے جو جواب محکمے نے دیا ہے، بد قسمت جیل ایبٹ آباد ہے، یہاں پہ عملہ ہے لیکن قیدی اور حوالاتی کوئی نہیں ہے، تو جناب سپیکر صاحب! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں منسٹر صاحب سے کہ Earthquake میں جیل ایبٹ آباد کی بلڈنگ کو مندم کر کے اس کو از سر نو تعمیر کرنے کا کام شروع کیا گیا تھا، جون 2008 کو اور اس کے بعد چھ سات سال تقریباً ہونے کو ہیں، ابھی تک وہ بلڈنگ مکمل نہیں ہو سکی اور 2012 میں بھی میں نے اس جیل کے حوالے سے کونسی لایا تھا اور سابق منسٹر صاحب خود بھی گئے تھے ایبٹ آباد، انہوں نے جیل کا وزٹ بھی کیا تھا اور کہا تھا کہ چھ مہینے کے اندر اندر ہم اس کو مکمل کریں گے، آج بھی سوال کے جواب میں انہوں نے کہا ہے کہ تین ماہ تک تکمیل تک پہنچ جائے گی بشرطیکہ 'ایرا' ایچ کیو اسلام آباد سے فنڈ مہیا ہو جائے۔ تو یہ فنڈ سپیکر صاحب! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کون مہیا کرے گا؟ اور تین ماہ کا کام بھی نہیں ہے، میری معلومات کے مطابق صرف پندرہ دن کا کام ہے، اگر محکمہ وہاں پہ ٹھیکیدار سے کام کروائے تو پندرہ دنوں میں یہ جیل کا کام مکمل ہو سکتا ہے اور یہ ڈسٹرکٹ ایبٹ آباد کے لوگوں کو مانسہرہ اور ہری پور دور دراز منتقل کیا جاتا ہے اور خصوصی طور پر ان کے عزیز واقارب کو وہاں جانے میں دشواری ہوتی ہے۔

اگر یہ محکمہ اس پہ توجہ دے تو یہ تقریباً۔۔۔۔

جناب سپیکر: ملک قاسم، ملک قاسم صاحب۔

جناب جعفر شاہ: سپیلیمنٹری۔

جناب سپیکر: جی جی، سپیلیمنٹری۔

جناب سپیکر: جی جعفر شاہ صاحب!

جناب جعفر شاہ: تھینک یو جناب سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب! زہ مشکور یم چچی نلو تہا صاحب پہ دیکھنی د سوات د جیل ہم خبرہ کری دہ، سوات جیل د پارہ زمکہ ہم اخستی شوی دہ او زما خیال دے چچی دري کالو کبني پہ هغي باندي خو one percent ہومرہ کار شروع نہ دے، خلقو تہ ڊیر تکلیف دے، هغوی تیمرگرہ جیل دومرہ 'اورلوڊ' شوے دے، بونیر جیل 'اورلوڊ' شوے دے نو دي بارہ کبني منسٹر صاحب یقین دھانی د او کری چچی کلہ بہ پری کار کبیری۔

جناب سپیکر: ملک قاسم صاحب، جی، جی جی۔

جناب عبدالستار خان: سپلیمنٹری، سر۔

جناب سپیکر: جی جی۔

جناب عبدالستار خان: تھینک یو سر۔ جناب سپیکر! یہ سوال بڑا اہم سوال ہے، اس میں غالباً یہ جو دو جیل ہمیں بتائی گئی ہیں، سوات جیل اور ایبٹ آباد جیل اور ایبٹ آباد جیل کے متعلق، ستر فیصد اس پہ کام ہوا ہے، باقی 'ایرا' ہیڈ کوارٹر جب وہ فنڈ دے گا تو پھر ہم اس پہ کام شروع کریں گے۔ گزشتہ حکومت نے ہمارے وزیر اعلیٰ صاحب نے ایک طریقہ کار بتایا تھا کہ پارسا ایک اتھارٹی بنائی تھی، ہمارے جتنے بھی سیلاب یا زلزلہ زدگان جو علاقے ہیں، وہاں پہ جو بھی پراجیکٹ ہیں ہمارے، سال میں ایک بار ہماری ان کے ساتھ میٹنگ ہوتی تھی ادھر پشاور میں، اس میں 'ایرا' ہیڈ کوارٹر سے بھی ڈی جی 'ایرا' اور 'پیرا' کے لوگ ہوتے تھے 'اس میں ہمیں بٹھا کر ان فنڈنگ کے مسائل اور دوسری جو Reconstruction کے حوالے سے جو بھی بات ہوتی تھی، ہم ان سے بیٹھ کر فورم پہ سوال کرتے تھے تو اس حکومت میں پارسا کی کوئی میٹنگ ابھی تک نہیں ہوئی ہے، لہذا میں سوال کے طور پر بھی، تجویز کے طور پر بھی پیش کروں گا کہ جو بھی ہمارے زلزلے کے متعلق جو بھی پراجیکٹس ہیں، بہت بڑے پراجیکٹس ہمارے پینڈنگ ہیں، 'پیرا' اس میں تعاون نہیں کر رہا ہے، پیرا بالکل فیل ہے، اس حوالے سے سی ایم صاحب اس کو چیئر کریں، ایک میٹنگ ہماری ان کے ساتھ کر لیں تاکہ یہ جتنے بھی مسائل ہیں جیل کے متعلق، کوئی جتنے سیکٹر کے ہیں، ہمارے جو مسائل ہیں، ان کو حل کرنے میں مدد ہو۔

جناب سپیکر: ملک قاسم صاحب۔

ملک قاسم خان خٹک (مشیر جیلخانہ حات): بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ شکر یہ جناب سپیکر۔ نلوٹھا صاحب نے بہت اہم مسئلے کی طرف توجہ دلائی ہے، انشاء اللہ العزیز میں خود اس کانوٹس لوں گا اور خود چیک کروں گا۔ واقعی فنڈ کا انتظار ہے، میں نے پہلے دنوں ہی اس ایٹ آباد کی جیل کے بارے میں کہا تھا، ضرورت کے مطابق وہاں عملہ موجود ہے مگر ابھی بلڈنگ میں تھوڑا سا کام باقی ہے، انشاء اللہ میں کوشش کروں گا کہ جلد از جلد اس کو مکمل کیا جاسکے۔ اسی طرح جو جعفر شاہ صاحب نے بتایا ہے سوات جیل کے بارے میں، سوات جیل اے ڈی پی میں موجود ہے، پی سی ٹو پے کام جاری ہے، انشاء اللہ جلد از جلد کاغذی پراسیس مکمل کر کے جلد از جلد اس پے کام شروع کریں گے۔

جناب سپیکر: جی نلوٹھا صاحب!

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر صاحب، منسٹر صاحب تو بڑے ماشاء اللہ زور آور منسٹر ہیں، جس طرح انہوں نے یقین دہانی کروائی ہے، میں توقع رکھتا ہوں کہ یہ کام انشاء اللہ جلد از جلد مکمل کروالیں گے لیکن یہ جو شرط ہے، شرط جو سوال میں پیش کی گئی ہے، اس شرط کی ذرا وضاحت کر دیں۔ اس میں انہوں نے لکھا ہے کہ اگر 'ایرا' ہیڈ کوارٹر سے پیسے پہنچ گئے تو پھر ہم کام شروع کریں گے اور اگر نہ پہنچے تو پھر اس کے لئے آپ کی کیا حکمت عملی ہوگی؟ ذرا اس کی وضاحت کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری جیلخانہ حات: یہی تو بات تھی کہ میں جا کے خود اس کانوٹس لوں گا اور پوچھوں گا کہ 'ایرا' ہیڈ کوارٹر سے تو واضح لیٹر آیا ہے کہ ہم فنڈ کا انتظار کر رہے ہیں، اگر فنڈز موجود ہوتے تو ابھی کہیں کا یہ کام مکمل ہوتا، تو اس فنڈ کا تو میں بھی اس لئے کہتا ہوں کہ میں نوٹس لیتا ہوں اور انشاء اللہ ضرور اور ضرور اس پے کام شروع ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، افتخار مشوانی۔

\* 2126 \_ جناب افتخار علی مشوانی: کیا وزیر عملہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سابق وزیر اعلیٰ کی ہدایت پر ضلع مردان کی مختلف مساجد کو رقم بذریعہ ڈپٹی کمشنر دی گئی تھیں:

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ رقم مساجد کو ترقیاتی کاموں کے لئے مہیا کی گئی تھی:

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ رقم کن کن مدت میں استعمال کی گئی، نیز

کن کن مساجد کو کتنی کتنی رقم فراہم کی گئی، تمام دستاویزات کی نقول فراہم کی جائیں؟

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ) (جواب وزیر کوآؤ و مذہبی امور نے پڑھا): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) سابق وزیر اعلیٰ کی ہدایت پر ضلع مردان کی 5620 مساجد و مدرسہ کو 1335.352 ملین روپے دیئے گئے تھے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

Chief Minister's Directive for Const:/Reconst:/repair of masajid/Madrassa in District Mardan during tenure ANP Govt. i.e from 2008-09 to 2012-13

(Rs. in million)

S.No.	Financial Year	Nos. of Masajid	Total Cost
1	2009-10	4	10.700
2	2010-11	434	290.840
3	2011-12	2231	462.990
4	2012-13	2951	570.822
Total		5620	1335.352

جناب افتخار علی مشواہی: شکریہ سپیکر صاحب۔ دا مخکبني چي کوم دا کوئسچن مخکبني ما جمع کرے وو مخکبني خو جواب غلط را کرے وو، دیکبني والا جواب صحیح را کرے دے خو چونکہ لسٹ ڊیرو ملگرو سرہ به وی نو ما ته چي کوم لسٹ را کرے دے، پانچ هزار چھ سو بیس جماتونہ دی او مدرسي دی او دیکبني دا اماؤنت تاسو ته مخامخ بنکاری خو زه به صرف يو د خو جماتونو نومونه واخلم دلته په فلور باندي چي هغي کبني لکه مثال يو جماعت له ئے ايک لاکه روپئ ورکري دی نو هغه ايک لاکه روپو کبني هغه جمات ته چي کوم دے نو چالیس هزار روپئ ملاؤ شوي دی۔ خنی جماتونو ته چي کوم دے نو ساټه هزار روپئ ملاؤ شوي دی، خنی جماتونو ته اسی هزار روپئ ملاؤ شوي دی، خنی داسي جماتونہ دی چي هغي کبني پانچ پانچ لاکه روپئ ورکري دی، هغه کبني تین تین لاکه روپئ ملاؤ شوي دی۔ خنی داسي جماتونہ دی چي هغوی ته هډو دا پیسي ملاؤ شوي نه دی، دا پیسي چي کوم دے ڊیرو خلقو خپل جیبونو کبني اچولی دی۔ ما سره څه جماتونہ دی نو هغه زه په فلور باندي وایم چي سروکوټے، خاندلو کله، قانون گوستان کله، گوجرانو کله، خازی کله، کالو شاه، میانگانو کله، چترال کله، سردار کله، ملک آباد، فقیر آباد،



شگنی کله، نوے کله، فارم کورونه، سید میر کله، هشنغرو کله، پیر محمد کله، عبد اللہ جان کله، سوزیان ڊاگی، وارڊ نمبر تین، جمعہ گل کله، دا ٽول تقریباً ما یو لسٽ تیار کرے دے، زه وایم که دا کونسن کمیٹی ته لارشی او په دي باقاعده منسٽر صاحب خو چونکه دغه دی، یو خو دلته د په دي فلور باندي یو کمیٹی جوړه کری هغي باندي چې باقاعده انکوائری په دیکبني اوشی او ورسره ورسره دا کونسن چې کوم دے دا د کمیٹی ته لارشی او باقاعده، زه به دا پینځه زره او پانچ هزار چه سو بیس جماتونه، دا به چې یو یو پسي تقریباً زه گرځم یادے کیری نو ډیر ټائم به پري لگی، لهدا دا کونسن د کمیٹی ته لارشی۔  
جناب سپیکر: حبیب الرحمان صاحب۔

جناب حبیب الرحمان (وزیر کواڈمز ټی امور): بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ دا جی دا اوقاف سره Related نه دے، دا امیر حیدر هوتی صاحب ایډمنسټریشن کبني ډی سی او او دا د اوقاف فنډ نه دے، هغه په زرگونه جماتونه، دا څه تیره سو پینتیس ملین روپئ ورکړي دی، دا 1335.352، دا اوقاف سره خو د دي تعلق بالکل نشته او د افتخار مشوانی سره زه بالکل دوئ سره Agree یم، بالکل دا کمیٹی ته د ځی او اوقاف سره د دي تعلق نشته، اوقاف نه یو پیسه نه ده تلي او نه اوقاف پیسي ورکړي دی او نه اوقاف کبني دا شته، په ریکارډ باندي دا شته۔ دا داسي دے چې ایډمنسټریشن پیسي ورکړي دی او ایډمنسټریشن چې کوم دے، د هغي په Through د هغه شی انکوائری کوؤ او بالکل، یعنی ایک ارب پینتیس کروړ پچاس لاکه روپئ ورکړي شوي دی جی۔ دا خو لکه د ټولي صوبي د بجټ څلورمه حصه ده نو چې په مردان کبني دومره کړي، هغه جماتونه خو پکار دی چې اوس د لري نه ځلیدلي او۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ټائم لږ دے او باقی کونسن جنز هم چې اوشی کنه۔

Is it the desire of the House that the Question No. 2126, asked by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The Question is referred to the concerned Committee. Question No. 2137, Javed Naseem.

\* 2137 \_ جناب جاوید نسیم: کیا وزیر صحت ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ موجودہ دور حکومت میں محکمہ میں مختلف پوسٹوں پر بھرتی کی گئی ہے؛  
(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو محکمہ میں کن کن پوسٹوں پر کتنی تعداد میں بھرتی کی گئی ہے، ہر ضلع میں بھرتی شدہ افراد کے نام، ولدیت، پتہ، ڈومیسائل اور پوسٹ کی الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت)}: (الف) جی ہاں۔

(ب) موجودہ دور حکومت میں محکمہ صحت خیبر پختونخوا کے ہر ضلع میں بھرتی شدہ افراد کے نام، ولدیت، پتہ، ڈومیسائل اور پوسٹ کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

جناب جاوید نسیم: سوال کرمے و وجی: آیا یہ درست ہے کہ موجودہ دور حکومت میں محکمہ میں

مختلف پوسٹوں پر بھرتی کی گئی ہے؟ دیکھنا تمہاری جواب راکرمے دے چھی ہاں۔ بل دے  
(ب)۔ (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو محکمہ میں کن کن پوسٹوں پر بھرتی اور کتنی تعداد میں بھرتی کی گئی ہے، ہر ضلع میں بھرتی شدہ افراد کے نام، نو دی نہ زہ مطمئن پہ دی نہ یم چھی ما تہ ہسپتالونو لستونہ دوئی راکرمے دے چھی دیکھنی زما خیال دے زہ یوازی نہ یم، زما د نور پشاور دسترکتس ایم پی ایز پکھنی Involve دی، عرض می دا دے دا کوئسچن زما چھی کوم دے مطمئن خو ما کوی نہ، نو دا د کمیٹی تہ ریفرشی او دوئی ہلتہ کھنی بیا۔۔۔۔

جناب سپیکر: شہرام خان، شہرام خان۔

سید محمد علی شاہ: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی محمد علی صاحب۔

سید محمد علی شاہ: جناب سپیکر صاحب! دیکھنی کہ تاسو دا او گورئی، پورہ جواب وینئی، ہر دسترکت کھنی Name، Father name او category او بیا ورسرہ ڈومیسائل دی خو صرف پہ مالا کنڈ کھنی ڈومیسائل ذکر نشتہ، نوزہ د منسٹر صاحب نہ دا دغہ کوم چھی یرہ د ملاکنڈ ڈومیسائل او دغہ پکھنی ذکر ولی نشتہ جی چھی کوم اپوائنٹمنٹس شوی دی۔

جناب سپیکر: جی جی، سپلیمنٹری کوئسچن آپ کر سکتے ہیں اور صرف تین ہو سکتے ہیں، ایک ہو گیا۔

جناب محمود خان: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ جناب سپيڪر صاحب! ڇڻي زمونر ورور جاويد نسيم صاحب کوم کونسچن Put ڪرے وو نو هم دغه باره کبني زمونر هم د ڊسٽرڪٽ پشاور ٽول ملگرو تحفظات دي۔ مونر صرف د ڊي ايڇ او سره ڇڻي کوم Concerned دي، هغه لسٽونه پيش ڪري دي نو دي پشاور کبني دري څلور نور غٽ هاسپٽلز هم شته نو د هغي لسٽونه دوي Provide ڪري نه دي ڇڻي ديکبني دوي څومره اپوائنٽمنٽس ڪري دي، نو زما خودا ريكوسٽ دے ڇڻي Within a week دغه لسٽونه پيش ڪرے شي او هغه دي ڪميٽي ته حواله ڪرے شي ڇڻي پته اولگي ڇڻي کوم ڄاڻي کبني غفلت شوء دے۔ مهرباني جي۔

جناب سپيڪر: جي منور خان صاحب، بس آخري، Last, last۔

جناب منور خان: ديکبني به سر! تاسو پرون ڪه په ميديا باندي هم يو سٽيڪر چليدو ڇڻي په صوابي کبني دومره بهرتي شو او پيڻور کبني دومره بهرتي شوي ده، په هنگو کبني دومره بهرتي شوي ده، زه د منسٽر صاحب نه دا ٽپوس کوم ڇڻي ڪه چرته واقعي دومره تعداد باندي په صوابي کبني يا په نوشهره کبني دا ڪسان بهرتي شوي دي نو آيا زمونر ڊسٽرڪٽ کوم گناه ڪري ده، هلته هم مطلب دا دے ڇڻي هسپتالونه نشته، ڊي ايڇ او نشته، بي ايڇ يو نشته، ڪه چرته داسي دغه دي ڇڻي ستاسو صوابي کبني او په نوشهره کبني چرته نوي داسي ڪارونه شروع ڪيڙي ڇڻي هغه تاسو ته د بهرتيانو ضرورت وو نو زه به دا ريكويست کوم ڇڻي لکي ڊسٽرڪٽ د پاره هم چرته داسي يو سو دو سو ڪسانو بهرتي پڪبني او ڪره ڇڻي دا خلق بي روزگار هغه دي اوشي۔

جناب سپيڪر: شرام خان۔ بس Enough is enough۔ شرام خان۔

جناب شرام خان {سينيئر وزير (صحت)}: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ شڪريه جناب سپيڪر صاحب۔ بالڪل د آنر بيل ممبرانو دا Right دے، حق دے ڇڻي ٽپوس هم او ڪري او ٽپوس کول هم نه دي حق او انفارميشن صحيح طريقے سے Provide کول د هر ڊيپارٽمنٽ Responsibility ده۔ جاويد نسيم صاحب کونسچن ڪرے دے، دوي مطمئن نه دي، ما ته هيڃ اعتراض نشته ڇڻي کوم انفارميشن دوي غوبنتي دي،

پڪار دے چي هغه پوره ورکري، که نه وي ورکري نو دا تسلي ورکولے شم چي  
 انشاء الله انفارميشن به ورله ورکري۔ د ملاکنڊ دوي خبره اوکړه جي، ملاکنڊ  
 ډوميسائل ئے نه دي ورکري يا نورو کبني هم زما په خيال نه دي ورکري،  
 بهر حال که پکار وي، چونکه جاويد نسيم صاحب کوئسچن کړے وو، هغوی ورله  
 Answer ورکړے دے که ډوميسائل ورله پکار وي، ډيپارټمنټ سره به پراته  
 وي، ډوميسائل به ورله هم ورکري، مختلف چي څومره دي، هغه خود هر سري  
 Right دے جي، ديکبني چي ترڅو پوري ډپوسټونو خبره ده، پيښور ايم پي اے  
 گان صاحبان او محمود صاحب هم خبره اوکړه، بالکل د دوي Reservation  
 دے، Already چيف منسټر صاحب سره مونږ په دي باندي خبري هم کري دي  
 او لوکل چي کوم کلاس فور دي نو زمونږ کليئر پاليسي ده، زيات تر انټرسټ هم  
 کلاس فور کبني وي چي هغه لوکل ايم پي اے دے، هغه چي کوم دے نو Hire  
 کوي او په دي باندي هم زه بالکل کليئر يم، لکه هم دا شان پکار دي ځکه چي د  
 هغوی Right دے او د هغي ځائي خلقوله کلاس فور ورکول وي۔ ترڅو پوري  
 چي دا څومره ډيټيلز ورکري شوي دي ديکبني جي که تاسو اوکتل نو زياده تر  
 ټيکنیکل پوسټونه دي او دا هغه پوسټونه دي چي کله زه د تيرو اتلس مياشتو کله  
 څه، تير حکومت ته کوم ايډورټائزمنټ شومے وو، د هغي بيا دي حکومت کبني  
 شومے وو نو هغه چه کوم دے ديکبني شوي دي، څه په ديکبني نور راروان دي،  
 که پوزيشنونه ويکنټ وي نو دا فنانس ډيپارټمنټ ايس اين ايز سائن کوي او هغه  
 هاسپټلز ته هغوی پوسټونه ورکوي، هيلته ډيپارټمنټ د ځان نه پوسټونه نشي  
 Create کولے، د هر هاسپټل د پاره يو Specific criteria ده چي کيټيگري دي  
 کبني دومره پوزيشنز، سي کبني دومره، دي کبني دومره او اے کبني دومره،  
 نو د هر يو د پاره يو Specific criteria ده، لکه هيلته ډيپارټمنټ دا نشي کولے  
 چي کوم ځائي کبني لس کسان دي او دے پکبني شل بهرتي کري، دا کيدل  
 ناممکنه خبره ده، هاں دا دي چي کوم پوزيشنونه ويکنټ دي، پکار دے چي هغه  
 Fill شي۔ بل مونږ دا کار کړے دے چي مونږ هرڅه په اين تي ايس باندي کوؤ،  
 چي د گريډ فائيو نه Above دي، هغه په اين تي ايس باندي کيږي، چونکه هغه  
 داسي پوزيشنونه دي چي ټول ټيکنیکل دي نو Clarity به هم راځي، ميرټ به هم

Follow کیری نو انصاف به ملاویری، چي شوک قابل دے هغه ته به جاب ملاویری۔ گریڈ فور دے، دا پکار دے چي لوکل ایم پی اے ئے کوی، په دي باندي مونږ کلیئر یو خککه چي دوه، دري نوکری، خلور د هغه که هر خومره دی، هغه حلقه کبني دی، د هغه حق جوړیږی، پکار ده چي هغه ته ملاویری۔ بهر حال زه یقین دهانی ورته دا ورکولے شم چي انشاء الله کوم انفارمیشن پکار دی، بالکل به ورله ورکوم او د پتولو شے نه دے، هغه خود دوی حق دے او د ډیپارټمنټ Responsibility ده، ورکوی به ورله انشاء الله۔

جناب سپیکر: جاوید نسیم خان که تاسو سره کبني، هغوی مطمئن کری۔ جاوید نسیم خان۔

سینیئر وزیر (صحت): جاوید نسیم خان له به زه ټول ډیټیلز ورکرم جی چي څه ډیټیلز، ډیپارټمنټ ورسره کبنيولے شم، دوی مطمئن کولے شی، نه وی مطمئن چي چرته ئے اوړل غواړی بیا ما ته څه اعتراض نشته دے۔

جناب سپیکر: جاوید نسیم خان۔

جناب جاوید نسیم: مهربانی سپیکر صاحب۔ زه جی ټول عمر اعتبار کوم، زه یو ځل بیا اعتبار کوم۔ ما په ډیرو کسانو باندي اعتبار کړے دے، زه شهرام له یو هفته تائم ورکوم جی، گنی هغي نه پس بیا دا کمیټی ته دا کوټسچن به بیا دوباره راوړ، کمیټی ته به اوړو جی۔

جناب سپیکر: اوکے۔

جناب جاوید نسیم: نه، اوس په زه اعتبار کوم جی۔

Mr. Speaker: Question No. 2138, Yaseen Khalil. Not present, it lapses. Question No. 2156, Javed Naseem.

اراکین: هغه واک آؤټ کړے دے۔

جناب سپیکر: واک آؤټ نه دے، واک آؤټ نه دے۔

Lapsed. Question No. 2156, not present. Question No. 2164, not present. Question No. 2148, not present. Question No. 2149, not present. Question No. 2157, not present. Question No. 2158, not present. Question No. 2150, Bakht Baidar Sahib.

\* 2150 \_ جناب بخت بیدار: کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:  
(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ میں مختلف قسم کی آسامیوں پر بھرتیاں کی گئی ہیں جس کا اشتہار اخبار میں دیا گیا ہے:

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) سال 2013-14 میں ضلع دیر پائین میں جو بھرتیاں کی گئی ہیں، ان کے لئے موصول شدہ درخواستوں اور شارٹ لسٹ کئے گئے امیدواروں کے کاغذات کی نقول فراہم کی جائیں؛  
(ii) مذکورہ تمام بھرتی شدہ افراد کے نام، ولدیت سکونت اور میرٹ لسٹ کی کاپیاں فراہم کی جائیں، نیز انٹرویوز کس پالیسی کے تحت لئے گئے ہیں، طریقہ کار وضع کیا جائے؟

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت)}: (الف) جی ہاں، محکمہ صحت دیر پائین میں کلاس فور ملازمین کی مختلف آسامیوں پر بھرتیاں کی گئی ہیں، چونکہ ضلع دیر پائین میں ایمپلائمنٹ ایڈجسٹمنٹ موجود ہے، لہذا ان آسامیوں کے لئے اخبار میں اشتہار نہیں دیا گیا۔

(ب) اس سلسلے میں عرض ہے کہ 2013-14 میں محکمہ صحت دیر پائین کو کلاس فور ملازمین کی بھرتی کے لئے 75 درخواستیں موصول ہوئیں جن کو حکومت خیبر پختونخوا کی پالیسی کے تحت ڈیپارٹمنٹل سلیکشن کمیٹی کی منظوری کے بعد مذکورہ افراد کو بھرتی کیا گیا ہے۔ بھرتی شدہ افراد کے نام، ولدیت، سکونت اور میرٹ لسٹ کی کاپیاں ایوان کو فراہم کی گئیں۔ مزید برآں کلاس فور آسامیوں کی بھرتی کے لئے مروجہ پالیسی کے تحت مقامی افراد کو ترجیح دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، بخت بیدار صاحب۔

جناب بخت بیدار: ہم دغہ د کلاس فور خبرہ دہ چہ دلتہ خو ہغہ زما ملگری د دیر نشتہ او پکار دا دہ چہ سپیکر صاحب! تاسو پہ دی رولنگ ورکری چہ دسترکت ہیڈ کوارٹر ہسپتال، دی ایچ او آفس، دا ہول چہ کوم نو کم از کم ہغہ متعلقہ ضلع ایم پی اے گان او زما پہ حلقہ کبئی Already مطلب دے دوہ دری کلاس فور زمونر چہ کوم مہربان ایم پی اے گان دی او د حکومت حصہ دہ، ہغوی بھرتی کرل، زما پہ حلقہ کبئی خو سپنسرو کبئی خو ہلتہ بیا دسترکت ہیڈ کوارٹر دے، زمونر پکبئی شوک نہ منی، ہلتہ دی ایچ او آفس دے، زمونر پکبئی شوک نہ منی نو لگہ مہربانی او کری چہ دی ایم پی اے گانو عزت

گوري ستا لاس کبني دے او دي باره کبني که به فرض محال دا تاسو د ايم پي اے عزت او نه ساتي او Already نه ساتلے کيږي، Already نه ساتلے کيږي، Already نه ساتلے کيږي، زما دا خيال دے د دي چيتر هم بيا خه عزت نه پاتي کيږي۔ ډيره مهرباني۔

جناب سپيکر: بالکل، يو خبره خو زه Categorically دا کوم او ما بله ورځ هم دا وئيلي دي چې ايم پي ايز دا د صوبي د عوامو نمائنده دي، دا ټول Respectable دي او دوي له خلقو مينديت ورکړي دي۔ څومره چې افسران دي، څومره چې گورنمنټ آفيسلز دي، په دوي لازم دے چې د ايم پي ايز انسټرکشنز ته او د هغوي کونسلونو، چې پوره دلچسپي پکبني اخلي۔ که داسي خبره وي نو ما ته تاسو اوروي، زه به بالکل د ايم پي اے دغه باندي ايکشن اخلم۔ شهرام خان۔

سينيټر وزير (صحت): زه جي بخت بيدار لالا خبره او کړه جي، بالکل جي دوي سره زه اتفاق کوم او زه بيا هغه خبره کوم۔ په دوه دري نوکرو باندي نه هيڅ چل هم نه کيږي نو د چا حق دے، پکار دے چې هغه ته ملاؤ شي۔ ما Already بخت بيدار خان ته خبره کړي وه، ما چې کوم دے نو هغي کنسرني کسانو ته هم وئيلي وو او ډير Strictly مي ورته وينا کړي وه او بيا به هم ورته او کرم او د دوي په مخامخ به ورته او کرم۔ ډير کليئر انسټرکشنز به ورله ورکوؤ جي، زما هيڅ انټرسټ داسي خه دغه نشته، زه دي ځائي کبني بالکل يو کليئر خبره جي بيا کوم چې د چا حق دے، پکار دے چې هغه ته ملاؤ شي، په دوه دري نوکرو هيڅ فرق نه پريوځي۔  
جناب سپيکر: بخت بيدار صاحب۔

جناب بخت بيدار: دا اميد لرم چې تاسو هميش په دي ممبرانو، منسټرانو کبني يو ډير عزتمند او ستا خبره ډير Polite او To the point وي خواوس کاش ما ته پته ده چې هيلته منسټري کبني اووه سيکرټريان په دي يونيم کال کبني بدل شو، اووه سيکرټريان او هغه په دي وجه چې هغوي د منسټر خبره نه مني، هغوي د ايم پي اے خبره نه مني او تاسو وئيلي دي خو چا پري عمل نه دے کړے۔ دغه زما درخواست دے۔

جناب سپيکر: جي، شهرام خان۔

سینیئر وزیر (صحت): زہ بہ جی کلیئر انسٹرکشنز ورکرم انشاء اللہ، دوئی تہ بہ داسی خہ مسئلہ نہ وی۔ دا زہ دغہ ورتہ کوم چہی انشاء اللہ د دوئی کوم Right دے، ہغہ بہ ہم دوئی تہ ملاویری انشاء اللہ، بالکل کلیئر او دوئی بہ پری مطمئن وی انشاء اللہ، بلکہ د دوئی پہ مخامخ انسٹرکشنز ورکوم۔

جناب سپیکر: جی، بخت بیدار صاحب! تھیک شو۔ بس نیکسٹ کوئسچن چہی کوم دے ستا، 2151، 2151، بخت بیدار صاحب۔

\* 2151 \_ جناب بخت بیدار: کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ کے لئے سال 2014-15 میں فنڈ مختص کیا گیا ہے جبکہ ورلڈ بینک اور دیگر ڈونرز ایجنسیوں سے بھی گرانٹ ملی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) محکمہ کو سال 2014-15 میں کتنا بجٹ ملا ہے؛

(ii) ورلڈ بینک مرلن این جی او اور دیگر ڈونرز ایجنسیوں سے کتنی کتنی گرانٹ ملی ہے، الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے، نیز یہ گرانٹ کن کن مدت میں خرچ کی گئی اور کتنی بقایا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت)}: (الف) جی ہاں۔

(ب) محکمہ صحت کو سال 2014-15 کے لئے 8280 ملین روپے کا فنڈ برائے ترقیاتی کام ملا ہے۔

امداد بیرونی کے تحت ورلڈ بینک اور دیگر ڈونرز ایجنسیوں کی طرف سے بھی سال 2014-15 کے لئے 2930.544 ملین گرانٹ ملے گی۔ امداد بیرونی کی تفصیل درج ذیل ہے:

(1) جرمن گرانٹ برائے: (i) ٹی بی پروگرام کیلئے 330.790 ملین روپے۔

(ii) سوشل ہیلتھ پروٹیکشن 225.000 ملین روپے۔

(iii) بارہ ہسپتالوں کیلئے ساز و سامان وغیرہ کی خریداری (نوشہرہ، چارسدہ، صوابی) کیلئے 257.665 ملین

روپے۔

(2) جائیگا گرانٹ: بچوں کی ایمنائزیشن کیلئے 10.089 ملین روپے۔

(3) AusAid اور DFID گرانٹ: زچہ وچہ، ایل ایچ ڈبلیو پروگرام، ای پی آئی اور نیوٹریشن کیلئے

660 ملین روپے۔



(4) ورلڈ بینک (MDTF) گرانٹ: فعالی سہولیات صحت بذریعہ پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ 1447 ملین روپے، جس سے چھ اضلاع (بگلرام، بونیر، ڈیرہ اسماعیل خان، دیر پائین، کوہستان، تورغر) مستفید ہو گئے۔ اب تک تقریباً 916.716 ملین خرچ ہو چکے ہیں۔

جناب بخت بیدار: ماتہ راغلی دی او زما کوئسچن ماتہ نہ دی راغلی، زہ شہ او کرم؟ دا ما تپوس کرے دے جی چہی زمونہ دی صوبہی تہ دونر، کوئسچن نمبر دے 2151، جناب سپیکر! ما دا تپوس کرے دے چہی دی کال کبھی او -2014 15 لہ دونر، یو ایس ایڈ فنڈ راورے دے او دا پہ کوم کوم مد کبھی استعمال پری؟ دوی ما تہ تسلی بخش جواب نہ دے را کرے، لہذا حکومت دا اول دا او بنائی چہی دلته پہ دی صوبہ کبھی دونر فنڈ چہی راغلی دے، خومرہ راغلی دے او پہ کوم کوم مد کبھی خرچ کیبری او مونہ تہ کہ دا او بنودلے شی چہی دا پہ کوم کومو ضلعو خرچ کیبری نو دا بہ ڈیرہ زیاتہ مہربانی وی خکہہ چہی Like / Dislike ڈیرہ لویہ خبرہ شوی دہ۔

جناب سپیکر: ہاں سپلیمنٹری۔

جناب عبدالستار خان: تھینک یوسر۔ جناب سپیکر! یہ سوال بڑا اہم سوال ہے، ہمارے ہاں اس صوبے کے ناردرن ریجن میں کچھ اضلاع ہیں جو ایک این جی او کے ساتھ ان کا کنٹریکٹ ہوا ہے گلے کا، آئی ایچ ایس اس کا نام ہے اور کچھ اضلاع ہیں، ان کا معاہدہ ہوا ہے پی پی پی ایچ آئی کے ساتھ اور برن، یہ تینوں جز غالباً زیادہ وہ ہیں، تو میرے ایڈوائزر صاحب بھی بیٹھے ہیں، کوہستان سے چھ مہینے ہو گئے ہیں ان کنسلٹنٹس کے نام پر جو آئے ہیں یا این جی او ہیں، انہوں نے مقامی اس گلے کو بھی متاثر کیا ہے اور آج تک تین چار پولیس والے ان کے پاس ہیں، دفتر میں بیٹھے ہوئے ہیں، پورے ہمارے آراٹچ سیز، ڈسپنسریز، بی ایچ یوز سارے مطلب متاثر ہوئے ہیں، ان کی کوئی کارکردگی نہیں ہے، لہذا ہمیں اس میں بتایا جائے کہ یہ کیا ہوا ہے؟ چونکہ اس میں بے شک ڈونر کا پیسہ ہے، بہت بڑا پیسہ ہے اور ہمارے ڈیپارٹمنٹس بھی ختم ہو گئے، ڈی ایچ او آفس بھی متاثر ہو گیا اور ان کی کارکردگی بالکل صفر ہے ہماری نظر میں، تو اس میں ہمیں بتایا جائے۔

جناب سپیکر: شہرام خان۔

سینیئر وزیر (صحت): شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ دو چیزیں ہیں، ایک بخت بیدار خان کا جو سوال ہے، وہ ڈیٹیلز بالکل سامنے لکھی ہوئی ہیں کہ جو فارن ڈونرز کی طرف سے جو فنڈز آتے ہیں، ان کی ڈیٹیلز بالکل

سامنے ہیں اور پھر اس کی ڈسٹری بیوشن بھی ہے جی کہ Different اور یو ایس ایڈ کی طرف سے جو Integrated PC-I کے لئے جو پراجیکٹ کے لئے پیسے ہیں، وہ بھی بالکل کلیئر ہیں، سامنے لکھے ہوئے ہیں، ایم ڈی ٹی ایف کے جو پیسے ہیں، اس میں بھی ضلع وارساری ڈیٹیلز جس میں بنگرام ہے، بونیر ہے، ڈیرہ اسماعیل خان ہے اور یہ ہم سے پہلے ان کے ساتھ کنٹریکٹ اس اس میں ہوا تھا، اس کو ہم Implement کر رہے ہیں کیونکہ اس ٹائم پہ Implement نہیں ہو سکا تھا۔ ہم ان چیزوں کو، کہ وہ لیٹ ہو گئی تھیں، ہم اس کو Implement کر رہے ہیں۔ تیسری بات یہ ہے کہ جی فارن ڈونرز کے فنڈز آتے ہیں، وہ بالکل کلیئر ہوتے ہیں کہ جی ہم کونسی مد میں آپ کو پیسے دے رہے ہیں، کس چیز کے لئے دے رہے ہیں اور ٹائم فریم بھی ساتھ دیتے ہیں کہ اس ٹائم فریم کے ساتھ اس کو ان پیسوں کو استعمال کیا جانا چاہیے۔ ٹی بی کنٹرول پروگرام کے لئے پیسے ہیں، سوشل ہیلتھ پروٹیکشن کے لئے پیسے ہیں، بارہ ہسپتال ہیں جس میں اس کی پوری تقریباً ساری ڈیٹیلز ہیں اور اور ڈیٹیلز چاہیے تو بخت بیدار خان کو میں اور بھی Provide کر سکتا ہوں۔ ڈیپارٹمنٹ کے 'کنسنرڈ' جو لوگ ہیں، وہ بھی ان کے سامنے بیٹھ سکتے ہیں کہ ان کو بریف کر سکیں تاکہ ان کو Clarity آجائے کہ کس کس لیول پہ وہ فنڈز کس طریقے سے Utilize ہو رہے ہیں اور یہ ایک اچھا سوال اسی وجہ سے ہے کہ پیسوں کی جو بات آتی ہے تو ٹرانسپیرنسی ہونی چاہیے اور Accountability ہونی چاہیے اور یہ معزز ایوان اور اس کے اراکین جب سوال کرتے ہیں تو خرچ کرنے والوں کو بھی احساس ہوتا ہے کہ پوچھنے والے ہیں اور اب میں اپنے لیول پر بھی اس پہ باقاعدہ میٹنگز کرتا ہوں، تو اگر ان کو کوئی کسی جگہ پہ Clarity نہیں ہے، انشاء اللہ میں ان کو ان کے ساتھ بٹھا کے، میں آپ کا بھی جواب، دو دوئی جواب ور کوم جی نو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی۔ بخت بیدار خان۔

سینیئر وزیر (صحت): دوسری بات یہ ہے جی کہ جو ممبر پارلیمنٹ نے بات کی ہے کہ کوہستان میں جو این جی او کو ٹھیکہ دیا گیا ہے، ورلڈ بینک نے اس کو الاٹ کیا ہے کیونکہ انکے پیسے ہیں اور وہ اس لئے ہے کہ وہاں پر بہتری آسکے اور اس پہ Already کام چل رہا ہے کیونکہ Initial stages میں ہے اور اگر ان کے کوئی Reservations ہیں، وہ ڈیپارٹمنٹ یا آرگنائزیشن ان کے ساتھ بیٹھ کے ڈیپارٹمنٹ اور یہ سارے مل کے یہ پوائنٹ آؤٹ کر سکتے ہیں کیونکہ ایڈوائزر صاحب نے بھی مجھے بتایا تھا کہ ان کے تھوڑے Concerns ہیں تو میں نے کہا کہ جی آپ کی میں ان کے ساتھ میٹنگ کروادوں گا، معزز اراکین جو ہیں یا

ممبرز، یہ بھی ساتھ بیٹھ سکتے ہیں اور بالکل ان کے سامنے بات ہو سکتی ہے، جو ان کے Reservations ہیں، وہ میرے بھی ہوں گے، تو اس کو ایڈریس کیا جاسکتا ہے، ایسی کوئی بات نہیں ہے اور اس کو ہم بڑی Closely monitor کر رہے ہیں کیونکہ یہ اسی وجہ سے ان کو حوالہ کیا گیا تھا کہ وہاں پہ ہر سسٹم میں Improvement آسکے اور اگر وہاں پہ کام صحیح نہیں ہو رہا تو ہم باقاعدہ ان سے پوچھیں گے، ان سے بہت سختی کریں گے، کوئی ان کے ساتھ ہماری کوئی گزارے والی بات نہیں ہے جی۔

جناب سپیکر: جی، بخت بیدار صاحب۔

جناب بخت بیدار: سپیکر صاحب! ڈیرہ زیادہ مہربانی۔ ما مخکبني وئیل چي تركئي صاحب زمونر. ڈیرہ بنہ، تکرہ، قابل منسٹر دے او پہ دي اسمبلی کبني د هغوی خپل یو مقام دے خوزه دا عرض کوم چي دوی چي کوم جواب ما له راکرے دے آیا دا پولیو قطري له چي کومي پيسي راغلي دی، د هغي ذکر په ديکبني شته؟ په پولیو باندي چي کوم اخراجات شوی دی، د هغي ذکر په ديکبني شته؟ په پولیو باندي چي کوم اخراجات شوی دی، د هغي ذکر په ديکبني شته؟ دا دوی چي، تاسو چي د حکومت د طرف نه کوم مطلب دا دے چي په تیره روزه کبني کوم فوډ ورکړے دے، د هغي حساب مونر ته پکار دے، هيخ پته نه لگی۔ زه دا عرض کوم چي په ديکبني د منسٹر صاحب خپل د عزت سوال دے، دا ڈیرہ پاکه کورنی ده، که دا سوال زما دغه ته لار شي کميٹی ته نو هلته به پوره پته اولگی چي بهی په دي مد کبني خومره پيسي راغلي دی، په ديکبني خومره راغلي دی، په ديکبني خومره راغلي دی، په ديکبني خومره راغلي دی؟ چرته چرته کمے دے، کوم خائي کبني پوره شوے دے نو دا به زما درخواست وی منسٹر صاحب!

جناب سپیکر: جی شرام خان۔

سینیئر وزیر (صحت): زه جی بالکل ما ته هيخ اعتراض نشته، خبره دا ده، ما دا خبره اوکړه جی چي ديکبني یو دوی یو خبره اوکړه چي تیره روزه کبني چي کومي پيسي لکيدلي وي، چونکه هغه د تیر کال وي، دا د دي کال کونسچن وو او 15-2014 جواب ئے دوی له ورکړے دے او زه بیا دا ریکویسٹ کوم چي دوی ته کوم قسمه انفارمیشن نور پکار وی، ډیپتیل، بالکل ډیپارٹمنٹ ورسره کبنيولے شم۔ دي پولیو کبني دا دی جی چي هغي ډیپارٹمنٹ بالکل کلیئر دے، خه پيسي

چھی کوم دے نو پراونشل گورنمنٹ ورکری نو هغوی هم ورکوی، کوم فیڈرل گورنمنٹ نه راعی، هغه هم ورکوی، هغه دلته کلیئر دی، هغی کبني بالکل خه دوه رائي نشته، که دوئ ئے کمیٹی ته اوپل غواری، ما ته هیخ اعتراض نشته خو بهرحال زه دا ایشورنس ورته ورکولے شم، که دوئ غواری نو کبيني، که مطمئن نشی، بالکل دا اسمبلی خو چرته تلي نه ده، بیا به کمیٹی ته اولیری، ما ته هیخ اعتراض نشته خو زما په خیال که دیپارٹمنٹ په لیول تاسو ته Clarity راغله نو اسانه به شی Otherwise ما ته خه پرا بلم نشته دے۔

جناب سپیکر: جی بخت بیدار صاحب، اس نے آپ کو بہت Clearly بات کی ہے، اگر آپ اس کے ساتھ بیٹھ جائیں اور جو بھی ایٹوز ہیں، تو آپ اس کے ساتھ ڈسکس کریں۔

جناب بخت بیدار: زه جی د شہرام صاحب په زړه کبني ناست يم او د هغی نه علاوه زه د حکومتی ممبرانو په زړه کبني هم زه ناست يم، هغوی ټول دا وائی چې په دي سوال باندي د خا مخا کمیٹی ته لار شی چې د دي پته اولگی۔ ما ته پته ده شہرام خان خو اوس راغله دے، د دي نه مخکبني او وه سیکرټریان بدل شوی دی، پته به اولگی، دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی، او ټول ممبران او ټول ایوان به مطمئن شی۔ دا پیسی لږي پیسی نه دی، دا اربونه روپی دی، باقی جوړ ستاسو خپل دے، زه خو شہرام خان ته ریکویسٹ کوم چې دا اولیږه، دیکبني ستاد عزت سوال دے۔

جناب سپیکر: جی شہرام خان۔

سینیئر وزیر (صحت): ما ته هیخ خه اعتراض نشته، بخت بیدار خان چې خنگه مطمئن کیدے شی، ما خو ورته یو دغه اوکرو خو بهرحال دوئ وائی چې کمیٹی ته غی نو د دوئ دغه دے جی، زما خه اعتراض نشته۔

(تالیاں)

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Question, asked by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Question No. 2165, Romana Jalil

\* 2165 \_ محترمہ رومانہ جلیل: کیا وزیر داخلہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ کی زیر نگرانی جیلخانہ جات میں بھرتیاں ہوئی ہیں;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو سال 2013 سے تاحال جن جن اضلاع میں بھرتیاں کی گئیں، ان کی تفصیل ضلع وار الگ الگ فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت)}: (الف) جی ہاں، بھرتیاں ہوئی ہیں۔

(ب) سال 2013 سے تاحال تک مختلف خالی آسامیوں پر موزوں امیدواران کی مختلف اضلاع سے بھرتیاں کی گئی ہیں۔ (تفصیل ایون میں فراہم کی گئی ہے)۔

محترمہ رومانہ جلیل: مطمئن ہوں۔

### غیر نشاندار سوالات اور انکے جوابات

2138 \_ جناب یاسین خان خلیل: کیا وزیر منصوبہ بندی و ترقیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ ہذا میں مئی 2013 تاحال مختلف آسامیوں پر کتنی ریگولر کنٹریکٹ، ایڈہاک اور پراجیکٹ پوسٹوں پر تعیناتیاں کی گئی ہیں، تعداد بتائی جائے، نیز بھرتی شدہ افراد کے نام بمعہ ڈومیسائل و شناختی کارڈ کی نقول فراہم کی جائیں؟

جناب خلیق الرحمان (پارلیمانی سیکرٹری برائے منصوبہ بندی و ترقی): (الف) مئی 2013 تاحال محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات اور اس کے ذیلی محکمہ جات / پراجیکٹس میں کنٹریکٹ، ایڈہاک اور پراجیکٹ آسامیوں پر بھرتی شدہ افراد کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

	=	I- ریگولر سٹیٹسٹکس
04	=	بیورو آف سٹیٹسٹکس
	=	II- پراجیکٹس
28	=	1- ریجنل جی ڈی پی بیورو آف سٹیٹسٹکس
03	=	2- ایم آئی ایس بیورو آف سٹیٹسٹکس
55	=	3- اربن پالیسی یونٹ
17	=	4- ایم اینڈ ای

5- پی سی این اے = 04

6- سی بی پی = 02

کل تعداد = 113

نیز بھرتی شدہ افراد کے نام و ولدیت اور ڈومیسائل کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

2137 \_ جناب جاوید نسیم: کیا وزیر داخلہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت نے موجودہ آئی جی پی خیبر پختونخوا کو صوبے میں امن وامان کے لئے باختیار تعینات کیا ہے:

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(I) موجودہ آئی جی پی کی تعیناتی کے بعد ڈکیتی اغواء برائے تاوان، ٹارگٹ کلنگ کے کتنے کیسز رجسٹرڈ ہو چکے ہیں:

(II) خصوصاً پشاور میں کتنے کیسز رجسٹرڈ ہوئے ہیں اور کتنے افراد کو سزا ملی ہے، کتنے افراد کو اغواء برائے تاوان میں گرفتار کیا گیا اور کتنے کو سزا ملی، مکمل تفصیل فراہم کی جائے، نیز کتنے پولیس افسران اغواء برائے تاوان میں ملوث پائے گئے ہیں، نام اور اب تک اس معاملے میں کئے گئے اقدامات کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب): (I) موجودہ آئی جی پی کی تعیناتی کے دوران ڈکیتی کے کل 81 مقدمات اور اغواء برائے تاوان کے کل 134 اور ٹارگٹ کلنگ کے 94 مقدمات درج ہو کر 487 ملزمان گرفتار ہو چکے ہیں جن میں 4 ملزمان سزایاب ہو چکے ہیں اور دیگر کے خلاف مقدمات زیر سماعت ہیں۔ (تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)

(II) ضلع پشاور میں اغواء برائے تاوان کے 86 مقدمات رجسٹرڈ ہو چکے ہیں اور 159 ملزمان گرفتار ہو کر ان کے خلاف مقدمات زیر سماعت ہیں۔

ذیل پولیس افسران جو اغواء میں ملوث پائے گئے ہیں جن کو ملازمت سے برخاست کیا گیا ہے اور تاحال سنٹرل جیل میں ہیں تاکہ اس قسم کے واردات میں سرکاری ملازمین کو مثالی سزا دی جاسکے اور یہی اقدامات حالات میں بہتری کی طرف ایک اہم قدم ہیں۔

1- ہیڈ کنسٹیبل فضل منان ولد عبدالحمید سکنہ کاٹلنگ مردان۔

2- کانسٹیبل شریار ولد زرشید سکناہ احمد خیل بڈھ بیر۔

3- کانسٹیبل شاہ فیصل ولد طلاء محمد سکناہ محمد زئی محمود خیل چارسدہ۔

2164 \_ جناب جاوید نسیم: کیا وزیر داخلہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ پولیس میں سزا اور جزا کا عمل شروع کیا گیا ہے؟

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو اب تک کتنے صوبائی اور کتنے وفاقی افسران کے خلاف کارروائی کی گئی ہے، افسران کے ناموں کی تفصیل بمعہ عمدہ اور ان کے خلاف کی گئی کارروائی کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ محکمہ پولیس میں سزا اور جزا کا عمل شروع ہو چکا ہے۔

(ب) صوبہ خیبر پختونخوا کے پولیس افسران کے خلاف محکمہ کارروائی شروع ہو کر پولیس افسران جن کو سزائیں دی گئی ہیں، ان کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی۔

2148 \_ مفتی سید جانان: کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبائی حکومت نے مرلن این جی او کو ایک معاہدہ کے تحت چند اضلاع میں صحت کے امور حوالے کئے گئے ہیں؟

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ این جی او اور صوبائی حکومت کے درمیان جو معاہدہ ہوا ہے، وہ کن شرائط پر مشتمل ہے، نیز مذکورہ معاہدہ مرلن این جی او محکمہ صحت سے متعلق مذکورہ اضلاع میں مالکانہ طور پر تو نہیں ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت)}: (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ حکومت خیبر پختونخوا نے مرلن این جی او کو ایک معاہدے کے تحت دو اضلاع دیر (زیریں) اور بونیر میں صحت کے امور حوالے کئے ہیں؛

(ب) مذکورہ این جی او اور حکومت خیبر پختونخوا محکمہ صحت کے درمیان معاہدے (جس میں شرائط کی تفصیل ایوان کو فراہم کی گئی)، نیز مذکورہ معاہدہ متعلقہ این جی او اور محکمہ صحت سے متعلق ان اضلاع میں مالکانہ طور پر نہیں ہے بلکہ یہ 30 جون 2015 تک لاگو ہے۔ مزید برآں محکمہ صحت ایک پراجیکٹ

Revitalizing Health Care Services کے ذریعے ان کی نگرانی کر رہا ہے جبکہ علاقائی سطح پر ضلع کاڈی ایچ او بھی ان پر نگران ہے۔

2149 \_ مفتی سید جانان: کیا وزیر صحت ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبائی حکومت نے پشاور کے چھوٹے اور بڑے ہسپتالوں میں ایم ایس کے ساتھ دیگر بڑے عہدوں پر تعیناتی کی ہے جن میں ایک سابق ڈائریکٹر ہیلتھ کی تعیناتی بھی شامل ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سابق ڈائریکٹر ہیلتھ کے خلاف کئی الزامات تھے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ سابق ڈائریکٹر ہیلتھ کی تعیناتی انصاف شفافیت کے منافی نہیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت)}: (الف) جی ہاں۔

(ب) جی نہیں۔

(ج) اس بارے میں عرض ہے کہ چونکہ ایم ایس خیبر تدریسی ہسپتال بی پی ایس 20 کی مینجمنٹ کیپر پوسٹ ہے، لہذا ڈاکٹر محمد علی چوہان (بی پی ایس 20) کو ایم ایس خیبر تدریسی ہسپتال تعینات کیا گیا ہے؟

2157 \_ مفتی سید جانان: کیا وزیر داخلہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبائی اسمبلی و قومی اسمبلی اور سینٹ اراکین اور دیگر وی آئی پیز کے ساتھ سرکاری گارڈز ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ممبران کے علاوہ غیر منتخب شدہ لوگوں کے ساتھ بھی سرکاری گارڈز ہوتے ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو صوبہ خیبر پختونخوا سے تعلق رکھنے والے صوبائی قومی اور سینٹ ممبران کے ساتھ ساتھ غیر منتخب شدہ افراد کے ساتھ کتنے گارڈز موجود ہیں، نیران پر آنے والے اخراجات کی ماہانہ تفصیل ایئر وائرز فراہم کی جائے؟

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): (الف) ہاں، یہ درست ہے، صوبائی و قومی اسمبلی سینٹ اراکین اور دیگر وی آئی پیز کے ساتھ سرکاری گارڈز موجود ہیں۔

(ب) یہ بھی درست ہے کہ دہشت گردی اور بعض حضرات کو درپیش ذاتی خطرات کے پیش نظر غیر منتخب شدہ لوگوں کو بھی سرکاری گارڈ دیئے گئے ہیں۔



(ج) صوبہ خیبر پختونخوا سے تعلق رکھنے والے صوبائی و قومی اسمبلی و سینٹ ممبران اور غیر منتخب شدہ افراد کے ساتھ موجود گارڈز کی تفصیل، ان پر آنے والے اخراجات کی ماہانہ اور سالانہ تفصیل علیحدہ علیحدہ ایوان کو فراہم کی گئی۔

2158 \_ مفتی سید حنان: کیا وزیر داخلہ ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع ہنگو میں متاثرین اور کرنی کیپ میں نامعلوم حملہ آور نے دو مرتبہ حملہ کیا ہے جس سے متعدد لوگ شہید اور زخمی ہوئے ہیں:

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ حملے کی ایف آئی آر کن لوگوں کے خلاف کاٹی گئی، ایف آئی آر کی کاپی اور اس واقعہ میں ملوث لوگوں کے خلاف کئے گئے اقدامات کی تفصیل فراہم کی جائے، نیز حکومت نے متاثرین کیپ کی حفاظت کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں، ضلع ہنگو میں متاثرین اور کرنی کیپ محمد خواجہ میں شہر پسندوں نے دو مرتبہ حملہ کیا ہے جس میں سات افراد شہید اور چودہ افراد زخمی ہوئے تھے۔

(ب) مذکورہ حملوں کی ایف آئی آر نمبر 126 مورخہ 10 جون 2014 جرم 324/353/427/148/149/7ATA تھانہ صدر درج کیا گیا ہے۔ وقوعہ ہذا آدھی رات کو رونما ہوا جس میں نامعلوم دہشتگردوں نے دور سے متاثرین کیپ پر فائرنگ کی، پولیس نے جوابی کارروائی کرتے ہوئے دہشتگردوں کو پسپا کیا جبکہ دوسرا حملہ مورخہ 28-09-2014 کو پیش آیا جس کا ایف آئی آر نمبر 193 مورخہ 28-09-2014 جرم 302/324/427-3/4Exp/7ATA تھانہ صدر درج رجسٹر ہو چکا ہے جس میں نامعلوم دہشتگردوں نے بارود سے بھری موٹر سائیکل متاثرین کیپ میں داخل کی تھی جس سے زوردار دھماکہ ہوا جن میں سات افراد موقع پر شہید اور چودہ زخمی ہوئے۔ پولیس نے تفتیش شروع کر کے دو ملزمان لعل زادہ ولد غریب گل اور صادق ولد خیر محمد ساکنان شاہو خیل نامزد کئے گئے ہیں جن کی گرفتاری کی کوشش جاری ہے۔ دیگر متاثرین کیپ کی حفاظت کے لئے پولیس ایس آئی، ایک، ہیڈ کانسٹیبل، ایک اور آٹھ کانسٹیبلان، اسی طرح فرنٹیئر کانسٹیبلری کا ایک صوبیدار اور بارہ سپاہی، اور کرنی لیوی کا ایک نائب صوبیدار اور سترہ سپاہی، ڈسٹرکٹ لیوی کے دو حوالدار اور تین سپاہی متاثرین اور کرنی کیپ کی حفاظت کے لئے تعینات کئے گئے ہیں جو دن رات ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر: اوکے، بریک، ان شاء اللہ نماز اور چائے کے لئے بریک کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز عصر اور چائے کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: جعفر شاہ صاحب۔

جناب جعفر شاہ: امتیاز صاحب وائی چی زہ بہ او کیرم۔

جناب سپیکر: بنہ جی، امتیاز صاحب۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

Mr. Imtiaz Shahid (Minister for Law): Mr. Speaker Sir, I beg to move that under rule 240, rule 124 may please be suspended to allow me to move the resolution.

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that rule 124 may be relaxed under rule 240, to allow the honourable Members to move their resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Ji, Imtiaz Shahaid Sahib.

قرارداد

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون): محترم جناب سپیکر صاحب! جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ پاکستان کے قبائلی علاقوں کے افراد محب وطن پاکستانی ہیں اور ہمیشہ انہوں نے پاکستان کی بقاء کے لئے بیش بہا قربانیاں دی ہیں اور حالیہ دہشتگردی کے واقعات نے قبائلی عوام کی مشکلات میں بھی، مسائل میں بھی بہت زیادہ اضافہ کیا ہے اور مختلف اوقات میں انہیں گھر بار بھی چھوڑنا پڑا ہے تو اس ضمن میں ان کے کچھ جائز مطالبات ہیں جن کو ہم مشترکہ طور پر دونوں اپوزیشن اور ٹریڈیشنری مینجمنٹ ملکر یہ قرارداد پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بسم اللہ، جی۔

وزیر قانون: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: پہلے نام لے لو جس جس نے اس پر Sign کئے ہیں۔

وزیر قانون: جناب سید جعفر شاہ صاحب، محترمہ انیسہ زیب طاہر خیل صاحبہ، سردار اور نگزیب نلوٹھا صاحب، حبیب الرحمان صاحب، ضیاء اللہ افریدی صاحب اور محمد عصمت اللہ، ایم پی اے، مسٹر محمد علی شاہ صاحب اینڈ اتیار شاہد قریشی۔

جناب سپیکر: جی۔

وزیر قانون: اسلامی جمہوریہ پاکستان کے ہر شہری کو اس بات کا ادراک ہے کہ پاکستان کے قبائلی علاقوں کے افراد محب وطن پاکستانی ہیں، پاکستان کی بقاء اور سالمیت کے لئے ان کی بیش بہا خدمات ہیں۔ قیام پاکستان کی تحریک میں انہوں نے اپنی قیمتی جانوں اور مال کے نذرانے پیش کئے۔ یہ لوگ بغیر تنخواہ کے ملک کی مغربی سرحدات کے محافظ ہیں اور ہر مشکل وقت میں حکومت کا ساتھ دیتے آئے ہیں جبکہ حالیہ دہشتگردی کے واقعات نے قبائلی عوام کی مشکلات اور مسائل میں بے پناہ اضافہ کر دیا ہے اور مختلف اوقات میں انہیں گھربار بھی چھوڑنا پڑا ہے۔ ان کی املاک کو بہت نقصان پہنچا لیکن سچے اور وفادار پاکستانی ہونے کا ثبوت دیتے ہوئے حکومت وقت کے حکم پر سر تسلیم خم کرتے ہوئے اپنے گھربار چھوڑ کر کیمپوں میں مقیم ہوئے تاہم یہاں روزگار کے مواقع نہ ہونے، تعلیم اور صحت کی عدم سہولیات اور مواصلاتی نظام کی عدم موجودگی کی وجہ سے لوگ انتہائی کسمپرسی کی زندگی گزار رہے ہیں، یہاں تک کہ انہیں آئین پاکستان میں ذکر شدہ بنیادی انسانی حقوق سے بھی محروم رکھا گیا ہے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ اعلیٰ عدلیہ کے دائرہ کار کو وفاق کے زیر انتظام قبائلی علاقوں تک بڑھایا جائے تاکہ انصاف کے بنیادی تقاضے پورے ہو سکیں۔ اس کے علاوہ جملہ قبائلی اکائیوں میں ہسپتالوں کا قیام اور تعلیمی انقلاب کے لئے اقدامات کئے جائیں جن میں میڈیکل، انجنیئرنگ، کینڈا کالجز اور خواتین یونیورسٹی کا قیام عمل میں لایا جائے، نیز قبائلی عوام کو روزگار کے لئے انڈسٹریز کا قیام بھی عمل میں لایا جائے تاکہ قبائلی عوام کی محرومیوں کا ازالہ ہو سکے۔ اس کے علاوہ بلدیاتی انتخابات کا انعقاد قبائلی علاقوں میں بھی یقینی بنایا جائے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: جعفر شاہ صاحب۔

جناب جعفر شاہ: تھینک یو جناب سپیکر۔ قرارداد: اسلامی جمہوریہ پاکستان کے ہر شہری کو اس بات کا ادراک ہے کہ پاکستان کے قبائلی علاقوں کے افراد محب وطن پاکستانی ہیں، پاکستان کی بقاء اور سالمیت کے لئے ان کی بیش بہا خدمات ہیں۔ قیام پاکستان کی تحریک میں انہوں نے اپنی قیمتی جانوں اور مال کے نذرانے

پیش کئے۔ یہ لوگ بغیر تنخواہ کے ملک کی مغربی سرحدات کے محافظ ہیں اور ہر مشکل وقت میں حکومت کا ساتھ دیتے آئے ہیں جبکہ حالیہ دہشتگردی کے واقعات نے قبائلی عوام کی مشکلات اور مسائل میں بے پناہ اضافہ کر دیا ہے اور مختلف اوقات میں انہیں گھر بار بھی چھوڑنا پڑا ہے۔ ان کی املاک کو بہت نقصان پہنچا لیکن سچے اور وفادار پاکستانی ہونے کا ثبوت دیتے ہوئے حکومت وقت کے حکم پر سر تسلیم خم کرتے ہوئے اپنے گھر بار چھوڑ کر کیمپوں میں مقیم ہوئے تاہم یہاں روزگار کے مواقع نہ ہونے، تعلیم اور صحت کی عدم سہولیات اور مواصلاتی نظام کی عدم موجودگی کی وجہ سے لوگ انتہائی کسمپرسی کی زندگی گزار رہے ہیں، یہاں تک کہ انہیں آئین پاکستان میں ذکر شدہ بنیادی انسانی حقوق سے بھی محروم رکھا گیا ہے، لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ اعلیٰ عدلیہ کے دائرہ کار کو وفاق کے زیر انتظام قبائلی علاقوں تک بڑھایا جائے تاکہ انصاف کے بنیادی تقاضے پورے ہو سکیں۔ اس کے علاوہ جملہ قبائلی اکائیوں میں ہسپتالوں کا قیام اور تعلیمی انقلاب کے لئے اقدامات کئے جائیں جن میں میڈیکل، انجنیئرنگ، کیدٹ کالج اور خواتین یونیورسٹی کا قیام عمل میں لایا جائے، نیز قبائلی عوام کو روزگار کے لئے انڈسٹریز کا قیام بھی عمل میں لایا جائے تاکہ قبائلی عوام کی محرومیوں کا ازالہ ہو سکے۔ اس کے علاوہ بلدیاتی انتخابات کا انعقاد قبائلی علاقوں میں بھی یقینی بنایا جائے۔ شکریہ۔

جناب سپیکر: نلوٹھا صاحب۔

سر دار اور نگزیب نلوٹھا: شکریہ، جناب سپیکر صاحب۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے ہر شہری کو اس بات کا ادراک ہے کہ پاکستان کے قبائلی علاقوں کے افراد محب وطن پاکستانی ہیں، پاکستان کی بقاء اور سالمیت کے لئے ان کی بیش بہا خدمات ہیں۔ قیام پاکستان کی تحریک میں انہوں نے اپنی قیمتی جانوں اور مال کے نذرانے پیش کئے۔ یہ لوگ بغیر تنخواہ کے ملک کی مغربی سرحدات کے محافظ ہیں اور ہر مشکل وقت میں حکومت کا ساتھ دیتے آئے ہیں جبکہ حالیہ دہشتگردی کے واقعات نے قبائلی عوام کی مشکلات اور مسائل میں بے پناہ اضافہ کر دیا ہے اور مختلف اوقات میں انہیں گھر بار بھی چھوڑنا پڑا ہے۔ ان کی املاک کو بہت نقصان پہنچا لیکن سچے اور وفادار پاکستانی ہونے کا ثبوت دیتے ہوئے حکومت وقت کے حکم پر سر تسلیم خم کرتے ہوئے اپنے گھر بار چھوڑ کر کیمپوں میں مقیم ہوئے تاہم یہاں روزگار کے مواقع نہ ہونے، تعلیم اور صحت کی عدم سہولیات اور مواصلاتی نظام کی عدم موجودگی کی وجہ سے لوگ انتہائی کسمپرسی کی زندگی گزار رہے ہیں، یہاں تک کہ انہیں آئین پاکستان میں ذکر شدہ بنیادی انسانی حقوق سے بھی محروم رکھا گیا ہے، لہذا یہ اسمبلی

صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ اعلیٰ عدلیہ کے دائرہ کار کو وفاق کے زیر انتظام قبائلی علاقوں تک بڑھایا جائے تاکہ انصاف کے بنیادی تقاضے پورے ہو سکیں۔ اس کے علاوہ جملہ قبائلی اکائیوں میں ہسپتالوں کا قیام اور تعلیمی انقلاب کے لئے اقدامات کئے جائیں جن میں میڈیکل، انجینئرنگ، کیدوٹ کالج اور خواتین یونیورسٹی کا قیام عمل میں لایا جائے، نیز قبائلی عوام کو روزگار کے لئے انڈسٹریز کا قیام بھی عمل میں لایا جائے تاکہ قبائلی عوام کی محرومیوں کا ازالہ ہو سکے۔ اس کے علاوہ بلدیاتی انتخابات کا انعقاد قبائلی علاقوں میں بھی یقینی بنایا جائے۔ شکر یہ۔

جناب سپیکر: منور خان صاحب! تاسو۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: زما پہ خیال خودا کافی دہ۔

جناب سپیکر: کافی دے کنہ۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: کافی دے جی۔

Mr. Speaker: Okay. The motion before the House is that the resolution, moved by the honourable Members, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is adopted unanimously.

(Interruption)

جناب سپیکر: جی ملک قاسم صاحب! یہ چھٹی کی وہ کر لوں، اس کے بعد ملک صاحب! آپ بات کرینگے، یہ چھٹی کی درخواستیں سامنے رکھتا ہوں ریکویسٹس، صرف دو منٹ میں اس کے بعد آپ کو موقع دیتا ہوں، اس کے بعد۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: یہ چھٹی کی درخواستیں آئی ہیں، جن میں: جناب ملک بہرام خان صاحب، ایم پی اے، 05-01-2015 تا 06-01-2015; جناب سکندر حیات شیرپاؤ صاحب، ایم پی اے 05-01-2015; جناب محمد عارف صاحب، ایم پی اے 05-01-2015; جناب شکیل احمد صاحب، ایڈوائزر 05-01-2015; جناب یاسین خان خلیل صاحب، ایم پی اے 05-01-2015; جناب شاہ حسین صاحب، ایم پی اے 02-01-2015 تا اختتام اجلاس; سراج الحق صاحب 05-01-2015 تا 09-01-2015۔ منظور ہیں جی؟

(تحريك منظور كى گئى)

جناب سپيكر: جى ملك قاسم صاحب۔

### رسمى كارروائى

ملك قاسم خان خٺك (مشير جيلخانه حات): بسم الله الرحمن الرحيم۔ شكر به جناب سپيكر۔ يو ڊير اهم نوعيت سره پوائنٽ آف آرڊر زه پيش كوم۔ د دي په حواله كښي تاسو سره مخكښي هم ما چيمبر كښي خبره كړي وه۔ وفاقى حكومت لگيا دے د ډسټرڪټ كرك او د كوهاټ نه يو لوئي لائن د گيس پائپ لائن ئے شروع كړے دے، فيصل آباد ته ئے بيائى۔ آرټيكل 158 آئين پاكستان دا وائى او دا مونږ پهلا نعره وه چې خپله 'خاوره خپل اختيار'، اوس د دي ځائى نه چې مونږ خپلي صوبي كښي د گيس لوډ شيډنگ او دومره كمے دے، خصوصاً چې كومه علاقه كوهاټ ډويژن چې هغه گيس پيدا كوى، هغه علاقه كښي گيس نشته، زمونږ په خپله ضلع كښي گيس نشته، په كوهاټ كښي نشته، په هنگو كښي نشته او هغى نه بعد دوى لگيا دى فيصل آباد ته چوبیس انچ غالباً لوئي لائن ئے شروع كړے دے، چوبیس انچ، نوزه دي هاؤس ته خصوصى ريكويست كوم چې دي هاؤس نه د داسي يو مشتركه قرارداد موؤشى چې دا گيس چې كوم پائپ لائن بچها ويزى لگيا دے چې دا بند شى، پهلا د زمونږ صوبي ته خپل حق را كړى چې مونږ سبا د خپل گيس نه مستفيد شو۔ شكر به، ډيره مهربانى۔

جناب سپيكر: زما په خيال دا ډيره Genuine خبره ده خو كه دي باندي تاسو ټول كښيناستئ او يو مشتركه ريزوليوشن مو پري راوړو او سبا كه خير وى مونږ به انشاء الله بيا تاسو له موقع دركړو او تاسو يو جوائنټ ريزوليوشن سبا د پاره جوړ كړئ او خپلو كښي Consensus جوړ كړئ چې يو جوائنټ۔۔۔

جناب امجد خان آفريدى (مشير كهيل وساحت): سپيكر صاحب! دا خو ډيره اهمه ايشو ده او په دي باندي قرارداد۔۔۔۔

جناب سپيكر: بالكل۔

مشير كهيل وساحت: به روړو او چيک۔۔۔۔

جناب سپيکر: چيک به ئے کړئ۔ هغه به تاسو سبا که خير وی تاسو امجد خان، امجد خان خبره او کړی که تاسو هم څوک خبره کوئ خو بنه خبره دا ده چې دا ډیر اهم ایشو ده، په دي باندي تاسو ټول چې څومره پارليمانی لیډرز کښینی او یو جوائنټ ریزلیوشن پري راوړئ۔ جی، امجد صاحب۔

مشیر کھیل و سیاحت: مهربانی سپيکر صاحب۔ ملک قاسم خان چې کومه خبره اوکړه، دا بالکل Genuine ده جی، چوبیس انچ لائن دے او ډائریکټ فیصل آباد ته دے جی۔

جناب سپيکر: جی کریم خان۔

جناب عبدالکریم: مهربانی سپيکر صاحب۔ په دي قرارداد کښي جناب سپيکر صاحب! د دي خبري نشاندھی پکښي پکار ده چې زموږ په ټول ملک کښي خو Monotorium لکيدلے خو خصوصاً زموږ صوبه چې ده نو موږ سره تقريباً نو نه دس پر سنټه پوري گيس Un-consumed د آئين مطابق پاتي دے چې د دي خبري پکښي واضح ذکر اوشی چې زموږ دا صوبه چې ده دا دي د Monotorium نه مستثنی شی۔

جناب سپيکر: کومه خبره چې دغه اوکړه نوزه به ټولو تاسو چې پارليمانی لیډر يا څوک چې کوم نمائندگی کوی، تاسو خپلو کښي کښینی او په دي باندي يو جوائنټ ریزلیوشن راوړئ ځکه چې دا خو په هر صورت باندي ورومبه چې د دي صوبي ضرورت پوره شی، د هغي نه پس چې بيا څه اضافی گيس وی چې بيا ئے چرته ورکوی نو هغه د ورکوی خو په دي باندي تاسو يو جوائنټ ریزلیوشن راوړئ۔ سبا به که خير وی بيا ان شاء الله تاسو ته موږ دا موقع درکړو۔ جعفر شاه صاحب! په دي باندي۔۔۔۔

جناب جعفر شاه: زما يو پوائنټ دے، مهربانی۔ په دي خو به ریزلیوشن راوړو، تهينک يو جناب سپيکر صاحب، زه جی پرون په کراچي کښي يوه ډيره عظيمه واقعه شوي ده او آئے روز هلته کښے د پښتنو Genocide روان دے، قتل عام کيږی، زموږ د پارټی يو ډير مشر سيف الله آفريدی صاحب ډير په بي دردی باندي قتل شوی دے، زه د دي فورم نه د دي ټولو په يو آواز باندي دا مطالبه

کوم د سندھ حکومت نه چي هغه قاتلان د گرفتار کرے شی او پښتنو ته د هلته تحفظ ورکړے شی او کوم چي شهيد شومے دے ، د هغه د خدائے درجات بلند کړی۔ سره سره جی مونږ دا دعا هم کړو چي په بونیر کښي کوم واقعات شوی دی او مولانا فضل غفور صاحب د هغي ذکر او کړو، د هغوی په حق کښي هم دعا کوو چي خدائے هغوی له جنت ورکړی او د هغوی درجات بلند کړی۔

جناب سپیکر: مفتی فضل غفور صاحب! تاسو دعا هم او کړی او زما په خیال باندي دا شکایت نور هم ملاؤ شی چي په کراچی کښي د پښتنو حوالي سره چي دے نو داسي دغه کیږی نو که داسي یو پارلیماني پارټی تاسو یو خپل دغه جوړ کړی، دے باندي سیچویشن او گورنر ټول او په هغي باندي تاسو جوائنټ خبره او کړی نو زما خیال دے، دا به ډیره ضروری وی ځکه چي ماته خپله پرسنل هم داسي ډیر زیات کمپلینټس ملاؤیږی چي د پښتنو خلاف په کراچی کښي ډیر زیات داسي دغه کیږی چي هغه بالکل کارنر کیږی لگیا دی۔ مفتی صاحب! دعا او کړی۔

(اس مرحله پر مر حومین کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

Mr. Speaker: Mr. Sultan Muhammad Khan, item No. 5: Privilege motion, please.

### مسئلہ استحقاق

Mr. Sultan Muhammad Khan: Thank you, Mr. Speaker. Privilege Motion: For the last, Mr. Speaker! for the last about two weeks, I had been trying to contact the Vice Chancellor of Abdul Khan University, Mardan. The purpose of my contact was to discuss some problems of public educational interests. However, after two weeks, the Private Secretary of the Vice Chancellor contacted to tell me that the Vice Chancellor has got only ten minutes from 2.00 to 2.10 pm on Friday, 28<sup>th</sup> November. Is this the proper way to respond to a Member of this August House? This act has breached my as well as the privilege of this whole House, may be referred to the concerned Committee.

جناب سپیکر! آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے پریولج موشن پیش کرنے کی اجازت دی۔  
جناب سپیکر! بہت مختصراً ایک دوپوائنٹس، وہ ذرا میں واضح کرنا چاہتا ہوں۔ یہاں پر اس August House میں جب بھی پریولج موشن پیش ہوتی ہے تو بعض موقعوں پر ایک Impression یہاں سے یہ



جاتا ہے کہ آنریبل ممبر جو ہیں، وہ ہو سکتا ہے آنا کی وجہ سے یا کوئی Ego کا کوئی براہیلم ہے، اس کی وجہ سے زیادہ تر پریولج موشنز چھوٹی چھوٹی باتوں پر وہ پیش کرتے ہیں لیکن جناب سپیکر، میں یہ واضح کرنا چاہتا ہوں کہ وائس چانسلر صاحب کے ساتھ میں نے کوئی رابطہ کیا ہے تو یہ اس August House میں جتنے بھی ممبرز موجود ہیں، یہ سب ممبرز جو ہیں یہ بہت محنت، بہت مشقت، بہت جدوجہد کے بعد اس قابل بنے ہیں کہ اس August House تک وہ پہنچے ہیں اور یہ اس طرح نہیں پہنچے ہیں کہ راتوں رات وہ صبح اٹھے ہیں تو انہیں کہا گیا کہ آپ جائیں اور آپ ممبر بن گئے ہیں۔ یہاں پر ہم جب بیٹھتے ہیں، جب ہم Represent کرتے ہیں، جب ہم کسی کے ساتھ بات کرتے ہیں تو جناب سپیکر! ہمارے پیچھے جن لوگوں نے ہمیں مینڈیٹ دیا ہوا ہے، جن لوگوں کو ہم Represent کرتے ہیں، ان کا حق ہے ہمارے اوپر جناب سپیکر، جناب سپیکر! اگر میں کسی ذاتی معاملے پر وائس چانسلر صاحب کے پاس جاتا اور اس طرح کا سلوک میرے ساتھ پیش آتا تو میں آن دی فلور آف دی ہاؤس یہ یقین اور باور کرنا چاہتا ہوں کہ میں کبھی بھی پریولج موشن نہیں لاتا، میری Up bringing اس طرح ہوئی نہیں ہے کہ میں ایک ذاتی انا کے مسئلے کو پریولج موشن کی شکل میں لے آؤں لیکن جناب سپیکر! یہ ہاؤس اس میں جتنے بھی ممبرز ہیں، آپ نے اس سے پہلے رولنگ بھی ابھی دی ہے، اس ہاؤس کا ہر ایک ممبر معزز ہے اور معزز اس وجہ سے ہے کہ وہ Represent کر رہا ہے اس صوبے کے عوام کو، ہمارے لئے جتنے بھی ہمارے سرکاری افسران صاحبان ہیں، جو یور کرہیسی ہے، ہرگز اس کا مطلب نہیں ہے کہ انکی عزت ہم سے کم ہے، یہ دو جو ویلز ہیں، اس صوبے کو چلا رہے ہیں لیجسلیٹرز اور یور کرہیسی، تو میرے خیال میں جناب سپیکر! اگر ہم انکی عزت کریں اور یہ ہماری عزت نہ کریں لیکن جن لوگوں نے ہمیں ووٹ دیا ہے، انکی عزت کو خاطر میں رکھتے ہوئے ہمارے ساتھ یہ سلوک نہ کریں۔ تو جناب سپیکر! اس پریولج موشن لانے کا مقصد میرا یہی تھا کہ اس ہاؤس میں اگر لیڈر آف دی ہاؤس، ہمارے آنریبل چیف منسٹر صاحب، اگر لیڈر آف دی اپوزیشن ہیں، اگر آنریبل ممبرز جو ٹریڈیشن پر بیٹھے ہوئے ہیں، جو اپوزیشن پنچر پر بیٹھے ہوئے ہیں اور جناب سپیکر! آپ کی کرسی جو سب سے زیادہ ہمارے لئے مقدس ہے اور قابل عزت ہے، تو میں اس لئے یہ پریولج موشن لایا تھا کہ اس ہاؤس میں یہ فیصلہ ہو جائے کہ کیا اس ہاؤس کی عزت ہے، کیا اس ہاؤس کے ممبران کی عزت ہے، کیا اس ہاؤس کے ممبران جب اپنے لوگوں کو Represent کرتے ہیں تو انکی Opinion کو، انکی بات کو Due weight دینا چاہیے یا نہیں چاہیے؟ تو جناب سپیکر! یہی میرا ایک مقصد تھا، آخر میں میں یہ Add کرتا چلوں، میں تو یہ سمجھ رہا تھا

کہ اس کو میں آگے لیکر جاؤں گا کیونکہ مقصد میرا یہی تھا لیکن اس دوران وائس چانسلر صاحب نے میرے ساتھ رابطہ کیا ہے، انہوں نے Excuse بھی کیا ہے اور انہوں نے یہ یقین دلایا ہے، یہ یقین نہیں دلایا کہ میں آج کے بعد سلطان کی عزت کروں گا یا اس کو میں Due جو اس کی Respect ہے، وہ دونگا، یقین اس نے یہ دلایا ہے کہ اس ہاؤس کے ہر ایک ممبر کو وہ Respect میں دوں گا جو اس ہاؤس کے ہر ایک ممبر کا حق ہے، تو جناب سپیکر! پھر (تالیاں) اگر اس بات پر وہ Commitment، یہاں پر آرنیبل منسٹر صاحب جو اس ڈیپارٹمنٹ کو Represent بھی کرتے ہیں، اگر یہ Commitment ہمیں دی جاتی ہے کہ اس آرنیبل ہاؤس کے ہر ایک ممبر کو اس کا Due weight اور Due عزت دی جائیگی تو جناب سپیکر! پھر میں Insist نہیں کروں گا، پھر میں اس کو Withdraw کرنے کے لئے تیار ہوں لیکن میں سننا چاہوں گا منسٹر صاحب سے کہ وہ کیا کہیں گے اس کے اوپر۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب، مشتاق غنی صاحب۔

جناب مشتاق احمد غنی (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): جناب سپیکر، آرنیبل ممبر نے 26 تاریخ کی Date مانگی تھی اور 28 کی Date ان کو شاید انہوں نے دی ہے اس میں اور یہ اس دن Available نہیں تھے لیکن بات انہوں نے خود ہی ختم کر دی ہے، میں تو On behalf کوئی Commitment نہیں دے سکتا، یہ اگر Insist کرتے ہیں تو میں تو اس کو زیادہ سے زیادہ پریولج کمیٹی کے سپرد کر سکتا ہوں اور انہوں نے ان کو معاف کر دیا اور انہوں نے کوئی ٹیلیفون کر دیا ہے اور ان کے ساتھ انکی ڈائریکٹ یہ Commitment ہو گئی ہے کہ In future will take care for all the honourable Members of this august House and if he is satisfied then it's okay, we are not اور if not تو جیسے یہ کہتے ہیں We will do like that

جناب سلطان محمد خان: جناب سپیکر، یہ Understood بات ہے کہ وائس چانسلر صاحب چونکہ اس August House کے ممبر نہیں ہیں تو وہ یہاں پر Commitment نہیں دے سکتے لیکن میرے خیال میں جس ڈیپارٹمنٹ۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی ایک منٹ، شاہ فرمان صاحب! آپ کے ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے کچھ لوگ آئے ہیں، ان کے ساتھ بات کریں، جو بھی طریقہ ہے مہربانی کریں اس کو ہینڈل کریں۔ باہر جو لوگ بیٹھے ہیں، ویلفیئر والے، روڈ بلاک کیا ہے اور یہ کلیئر انسٹرکشنز ہیں، کلیئر انسٹرکشنز، نہیں شاہ فرمان صاحب! آپ جائیں ان کو مل لیں، یہ تو نہیں ہے کہ روڈ بلاک ہو، آپ چیک کر لیں اس کو۔

جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ اینجینئرنگ): کچھ لوگ ان کے پاس گئے ہیں، جیسے وہ لوگ آجائینگے میں اس کے بعد پھر۔

جناب سپیکر: اوکے، اوکے۔ اچھا جی۔

جناب سلطان محمد خان: تو سر، میں یہی کہہ رہا تھا کہ Minister Sahib is representing the Higher Education Department, he is the head of that Department.

میرے لئے چونکہ He is the Member of this august House کیونکہ He is the Member of this august House Minister for that Department، ان کی بات جو ہے، ان کی ایشورنس جو ہے کہ یہ Assure کر انیں گے کہ ان کے ڈیپارٹمنٹ میں جتنے بھی آفیشلز ہیں، وہ اس August House کے ہر ایک ممبر کی عزت کریں گے On that score I will withdraw my privilege motion، اگر یہ ایشورنس مجھے دیتے ہیں۔

جناب سپیکر: اوکے، اچھا جی وہ کتنا ہے آپ نہ Withdraw کریں، جو بھی آپ Withdraw کرتے ہیں، جو بھی ہے۔

جناب سلطان محمد خان: میں کلیئر کر دوں سر، سر! اگر منسٹر صاحب کو یہ Confidence نہیں ہے کہ عزت۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: Withdraw کرتے ہیں آپ؟

جناب سلطان محمد خان: بھیج دیں سر، بھیج دیں سر، اگر منسٹر صاحب نہیں دے سکتے ایشورنس تو۔۔۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: نہیں، میں کیسے ایشورنس دے سکتا ہوں On behalf of some Vice Chancellors, how I can give that? If he does the same again and again then

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: میں ایک بات سلطان خان! یہ کہ چونکہ اس وقت تو منسٹری کوئی وہ نہیں ہے، یہ آپ کی پر سنل ہے، اگر آپ Withdraw کرنا چاہتے ہیں تو میں Withdraw کر لیتا ہوں۔

جناب سلطان محمد خان: سر، ان حالات میں پھر اس کو Withdraw نہیں کر سکتا، میں اس کو پھر سر! چاہوں گا کہ یہ کمیٹی میں چلا جائے۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: ٹھیک ہے، آنریبل منسٹر صاحب چاہتے ہیں۔

جناب سلطان محمد خان: سر! کمیٹی میں بھیج دیں سر۔

جناب سپیکر: میں اس طرح کرتا ہوں کہ اس کو پینڈنگ رکھتا ہوں۔

جناب سلطان محمد خان: سر! کمیٹی میں پھر بھیج دیں کیونکہ سر! یہ تو۔۔۔

جناب سپیکر: اگر آپ چاہتے ہیں تو پینڈنگ رکھ دیتے ہیں کیونکہ آپ کا Consensus آجائے ناکہ کیا کرنا ہے اس کے اوپر؟

جناب سلطان محمد خان: سر، ابھی Consensus آگیا ہے کہ منسٹر صاحب بھی اس کے حق میں ہیں، ہم سب بھی اس کے حق میں ہیں، پھر بھیج دیں سر۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، بات یہ ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: نلوٹھا صاحب۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: یہ تمام محکمے جتنے بھی ہیں، نلوٹھا صاحب! ایک سیکنڈ، سر! جتنے بھی ڈیپارٹمنٹس ہیں گورنمنٹ کے، کوئی بھی، ان سب کو یہ کلیئر انسٹرکشنز ہوتی ہیں کہ اس ہاؤس کا کوئی بھی آنریبل ممبر جو ہے، اس کو آپ نے Equal weightage دینی ہے، اس کی بات سننی ہے، اس کو عزت اور احترام سے آپ نے اگر وہ ٹائم چاہتے ہیں تو دینا ہے، یہ تو For all the departments ہے اور پورے ہاؤس کے لئے ہے، But even then اگر کوئی ڈیپارٹمنٹ یا کسی جگہ کسی ممبر کے ساتھ کوئی بدتمیزی کرتا ہے جس سے پریوولج اس کا متاثر ہوتا ہے اور ممبر پھر ہاؤس میں لے آتا ہے وہ چیز، اب یہ Defend کرتا ہے اس آنریبل ممبر کا جس کا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ ہم تو یہ کہہ سکتے ہیں جی کہ ہم تو اس کی راہ میں رکاوٹ نہیں بننے کہ نہیں جی یہ کمیٹی میں نہیں جانا چاہیے اور ہم اس آفیسر کو ایڈوکیٹ کرنا شروع ہو جائیں، اس لئے اگر ان سے انہوں نے Personally معافی مانگ لی ہے اور یہ Satisfied ہیں کہ بھی اور اس نے Commitment بھی دے دی ہے کہ جی میں آئندہ اس ایوان کا کوئی بھی ممبر آئے گا، میں اس کو عزت اور احترام دوں گا تو یہ اچھی بات ہے، ہمیں تو کوئی اعتراض نہیں ہے اس پر۔

جناب سپیکر: جی سلطان صاحب۔

جناب سلطان محمد خان: Sir, under the circumstances میری ریکولیسٹ پھر یہ ہے کہ اس کو

کمیٹی کے حوالے کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی جی، چلو بس کمیٹی کے حوالے کرتے ہیں پھر۔

Is it the desire of the House that the motion be referred to the Privilege Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The motion is referred to the Privilege Committee.

(Applause)

جناب سپیکر: میڈم یا سمن پیر محمد خان۔ اس نے پہلے بھی ریکویسٹ کی تھی، وہ منسٹر صاحب کی آج میٹنگ تھی چیف الیکشن کمشنر کے ساتھ تو اس نے ریکویسٹ کی تھی کہ اس کو Back date پر، تو میں اس کو کل ایڈجسٹ کرتا ہوں آپ کے کونکھن کو۔

محترمہ یا سمن پیر محمد خان: ٹھیک ہے جی۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، دا سببا کبھی راوڑی۔ شاہ حسین خان ایم پی اے، سید جعفر شاہ صاحب، ایم پی اے آیتم نمبر 7۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

جناب جعفر شاہ: تھینک یوسر۔ جناب سپیکر! یہ میرا اور شاہ حسین کا مشترکہ توجہ دلاؤ نوٹس ہے: ہم اس معزز ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کروانا چاہتے ہیں، وہ یہ کہ پورے خیبر پختونخوا میں خواتین کا اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کا واحد ادارہ 'بے نظیر ویمین یونیورسٹی پشاور' ہے، یونیورسٹی سے ملحقہ ڈگری کالجز میں بی ایس پروگرام کے ساتھ ساتھ جملہ مضامین میں بی ایس سی کلاسز کا اجراء بھی کیا گیا ہے لیکن خواتین کی اس واحد یونیورسٹی میں ایم ایس سی میں کسی بھی مضمون میں کلاسز شروع نہیں کی گئی ہیں، اس طرح آبادی کے ففٹی ٹو پرنسٹ حصے کو نظر انداز کیا جا رہا ہے اور طالبات کا قیمتی وقت ضائع کیا جا رہا ہے۔ اس اہم مسئلے پر غور ضروری ہے تاکہ مذکورہ یونیورسٹی میں تمام مضامین میں ایم ایس سی کلاسز کا اجراء کیا جاسکے۔

جناب سپیکر: جی مشتاق غنی صاحب۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: جناب سپیکر! ازبیل ممبر یہ کہہ رہے ہیں کہ مذکورہ یونیورسٹی میں ایم اے / ایم ایس سی کی کلاسز نہیں ہیں جیسے ان کے باقی Affiliated اداروں میں ہیں لیکن جو میرے پاس جواب ہے، اس میں سائیکالوجی میں ایم اے / ایم ایس سی کی کلاسز ہیں، کمپیوٹر سائنس میں ہیں اور Numerical

Science ایم اے / ایم ایس سی کلاسز موجود ہیں، Mathematics میں ایم اے ایم ایس سی کی کلاسز موجود ہیں اور سٹیٹسکس میں ایم اے ایم ایس سی کی کلاسز Already ویمن یونیورسٹی میں موجود ہیں، Have the also Sir!، سو یہ آپ کا تھا توجہ دلا کہ اس میں یہ نہیں ہے، تو یہ ڈسپلن Already موجود ہیں اور جو نہیں ہیں، وہ بھی جلد ہی شروع کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے جی!

جناب جعفر شاہ: ٹھیک ہے، یقین دہانی ہو گئی، تھینک یو ویری مچ۔

جناب سپیکر: جو نہیں ہیں وہ اس کو کر لیں۔

Mr. Reshad Khan, not present, it lapses. Item No. 10 and 11: Honourable Minister for Law, Imtiaz Shahid Sahib. Item No. 10 and 11: Honourable Imtiaz Shahid Sahib.

سید محمد اشتیاق (معاون خصوصی برائے ماحولیات): Sir ji, we are ready, Sir: پوچھیں جو بھی پوچھیں، امنڈمنٹ کے لئے سر۔

جناب سپیکر: خنگہ چل دے، پیش خو کریں کنہ، تاسو دغہ کریں کنہ، ٹیبیل خو کریں کنہ، ٹیبیل کرہ۔

مسودہ قانون کا زیر غور لایا جانا

Minister for Law: Mr. Speaker Sir, I, on behalf of the honourable Chief Minister, move that the Khyber Pakhtunkhwa, Wildlife and Biodiversity (Protection, Preservation, Conservation and Management) Bill, 2014 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Wildlife and Biodiversity (Protection, Preservation, Conservation and Management) Bill, 2014 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Consideration Stage: Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clause 1 of the Bill, therefore, the question before the House that Clause 1 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 1 stands part of the Bill. Amendment in Clause 2 of the Bill: Syed Jafar Shah Sahib.

Mr. Jafar Shah: Thank you, Janab Speaker. I beg to move that in Clause 2, in paragraph (s), after the word "resource in a given area" the words "with having any stake in the subject resource" may be added.

جناب سپیکر: اشتیاق ار مرٹ۔ اچھا اس کے بعد، سردار اور نگزیب نلوٹھا صاحب! آپ اپنا پیش کر لیں، اس کے اس کے بعد یہ منسٹر صاحب۔

Sardar Aurangzeb Nalotha: I beg to move that in Clause 2, in paragraph (s), after the word "resource in given area" the words "with having any stake in the subject resource" may be added.

معاون خصوصی برائے ماحولیات: جناب سپیکر! جس طرف اشارہ کیا ہے نلوٹھا صاحب نے اور جعفر شاہ صاحب نے کہ اس میں Stake holder کو Involve نہیں کیا کیونکہ کمیونٹی تو Involve ہے لیکن ہم جعفر شاہ صاحب اور نلوٹھا صاحب کے ساتھ Agree کرتے ہیں کہ اس میں Stake holder بھی Involve کرتے ہیں۔

Mr. Speaker: The motion before the House that the identical amendment, moved by the honourable Members, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Syed Jafar Shah Sahib.

Mr. Jafar Shah: Thank you, Janab Speaker. I beg to move that in Clause 2, in paragraph (z), at the end the words "excluding trout fish" may be added.

سر! داسی دہ چپی تراؤت فش ہم ہغہ Exotic fish دے نو سوات بہ تباہ کری، زہ وایم چپی دا دہم او کری۔

جناب سپیکر: اشتیاق ار مرٹ!

معاون خصوصی برائے ماحولیات: جی بالکل دی جعفر شاہ صاحب چپی کوم طرف تہ اشارہ کری دہ، مونبر پہ ہغی بانڈی دوئی سرہ Except trout نو کہ دی بانڈی تاسو مونبر سرہ دغہ وئی نو مونبر Agree یو جی، بالکل۔

جناب سپیکر: جی، جعفر شاہ صاحب۔ نہ، تہ دہ سرہ Agree شوی او کہ دے تا سرہ Agree شو؟

معاون خصوصی برائے ماحولیات: نہ دوئی چہی کوم طرف تہ اشارہ کری دہ چہی کوم Species دی۔

جناب جعفر شاہ: اماندمنت سرہ Agree شو۔

جناب سپیکر: ہں جی؟

جناب جعفر شاہ: اماندمنت سرہ Agree شو، سر۔

معاون خصوصی برائے ماحولیات: اماندمنت سرہ Agree۔

جناب سپیکر: اماندمنت سرہ Okay, agreed, Agree

The motion before the House is that the amendment, moved by the honourable Member, may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment adopted and stands part of the Bill. Paragraph (a) to (p) to (y) and (aa) to (www) of Clause 2 also stand part of the Bill. Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clause 3 to 8 of the Bill, therefore, the question before the House that Clause 3 to 8 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 3 to 8 stand part of the Bill. Amendment in Clause 9 of the Bill: Syed Jafar Shah Sahib, Aurangzeb Nalotha Sahib, one by one.

جناب جعفر شاہ: تھینک یو، جناب سپیکر۔ سپیکر صاحب! دیکھنی I am thankful to the Minister and the department ہم او کرو، نن یو گھنٹہ پہ دی تول اماندمنتس بانڈی او دا اماندمنتس زہ واپس اخلم خکہ چہی دا پہ مخکبنینی یو سیکشن کبنی دا Cover دی، I take it back.

جناب سپیکر: اوکے۔ نلوٹھا صاحب!

سردار اورنگزیب نلوٹھا: میں بھی جناب سپیکر صاحب! اپنی اماندمنتس واپس لیتا ہوں۔



Mr. Speaker: ٹھیک ہے Okay. Since amendments have been withdrawn, therefore, original paragraph 'A' of Clause 9 stand parts of the Bill. Syed Jafar Shah Sahib.

Mr. Jafar Shah: Thank you, Sir. I beg to move that in Clause 9, in Paragraph (p), the following sub paragraph (iii) may be added, namely: "Paragraph (iii) any one or more of the aforesaid methods, if to drive any wild animal away from populated area or agricultural fields."

سپیگر صاحب! زما Intention دا وو چہی پہ دی بعضی ایریاز کبھی چہی ورتہ خنزیر وائی، Pig، د هغي د پاره خلق رااوخی او هغه د خپل، خکھ چہی هغه فصلونہ خرابوی نو د هغي د پاره خلق رااوخی او هغه د هغي نه زغلوئی، نو ما وئیل چہی داسی نه چہی هغي باندي هم پابندی اولگپری، نو بیا خو به خلق د فصلونو نه او د خاروؤ نه خلاص شی خو I am thankful to Minister Sahib Subject to چہی هغوی ډیپارٹمنٹ هم په هغي کبھی دا Surety را کړي ده چہی the permission by the department چہی ډیپارٹمنٹ این او سی ورکړی نو بیا به هغه خلقو ته اجازت ورکړی، I agree

Mr. Speaker: Agreed, okay ji. Arif Sahib.

جناب عارف یوسف (معاون خصوصی برائے قانون): دوی Withdraw کوی نه؟

جناب سپیکر: او، Withdraw کوی نئے۔

معاون خصوصی برائے ماحولیات: جی بالکل دیکبھی کلاز ایف باندي او تو پی تو باندي په دیکبھی هر شه Explain شوی دی، جعفر شاه صاحب سره مونبر دا خبره هم کړي وه او په هغي مونبر سره دوی Agree شوی هم دی، نو هغه۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: او کئے۔

معاون خصوصی برائے ماحولیات: زمونبر دا دغه چہی کوم دے کلیئر شوے وو، دوی Withdraw کړی دی جی۔

Mr. Speaker: Since amendment withdrawn, therefore, original paragraph 'p' of Clause 9 stands part of the Bill. Paragraph (b) to (o) of Clause 9 also stand part of the Bill. Since no amendment has been moved by any honourable Member in Clause 10 to 71 of the Bill, therefore, the question before the House that Clause 10 to 71

may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 10 to 71 stand part of the Bill. Long Title and Preamble and Schedule also stand part of the Bill. Honourable Minister for Law, on behalf of Chief Minister, Khyber Pakhtunkhwa.

### مسودہ قانون کا پاس کیا جانا

Mr. Imtiaz Shahid (Minister for Law): Mr. Speaker Sir, I, on behalf of the honourable Chief Minister, move that the Khyber Pakhtunkhwa, Wildlife and Biodiversity (Protection, Preservation, Conservation and Management) Bill, 2014 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House that the Khyber Pakhtunkhwa, Wildlife and Biodiversity (Protection, Preservation, Conservation and Management) Bill, 2014 may be passed with amendments? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed with amendments. Honourable Minister for Law.

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون): ریگولیشن ہے جی، ہمارے سورن سنگھ صاحب کو اس پہ کچھ تحفظات ہیں، تو کہتے ہیں کہ اس کو کچھ دیر کے لئے پینڈنگ رکھا جائے۔

مجلس قائمہ برائے محکمہ ابتدائی و ثانوی تعلیم کے رپورٹ کی مدت میں توسیع

Mr. Speaker: Deferred. Item No. 14: Meraj Hamayun, Madam Meraj Hamayun, member Standing Committee.

Ms. Meraj Hamayun Khan: Thank you, Speaker Sahib. On behalf of the Chairman, Standing Committee No. 26 on Elementary and Secondary Education, I beg to move under sub rule (1) of rule 185 of the Procedure and Conduct of Business Rules, 1988, that the time for presentation of the report of Standing Committee No. 26 on Elementary and Secondary Education Department may be extended till date and I may be allowed to present the report in the House.

Mr. Speaker: The motion before the House that the extension in period may be granted to the honourable Chairman, Standing Committee No. 26 on Elementary and Secondary Education, to

present the report of the Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Madam Meraj Hamayun.

مجلس قائمہ برائے محکمہ ابتدائی و ثانوی تعلیم کی رپورٹ کا پیش کیا جانا

Ms. Meraj Hamayun Khan: On behalf of Chairman of Standing Committee No. 26 on Elementary and Secondary Education, I beg to present the report of the Standing Committee No. 26 on Elementary and Secondary Education Department, in the House.

Mr. Speaker: It stands presented.

مجلس قائمہ برائے محکمہ ابتدائی و ثانوی تعلیم کی رپورٹ کا منظور کیا جانا

Mr. Speaker: Item No. 16: Madam Meraj Hamayun.

Ms. Meraj Hamayun Khan: On behalf of Chairman of Standing Committee No. 26 on Elementary and Secondary Education, I beg to move that report of the Standing Committee No. 26 on Elementary and Secondary Education Department may be adopted.

Mr. Speaker: The motion before the House that the report of the Standing Committee No. 26 on Elementary and Secondary Education may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The report is adopted. Honourable Minister for Law-----

(مغرب کی اذان)

Mr. Speaker: Pending. The sitting is adjourned till 02:00 pm of tomorrow afternoon.

---

(اجلاس بروز منگل مورخہ 06 جنوری 2015ء بعد از دوپہر دو بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)